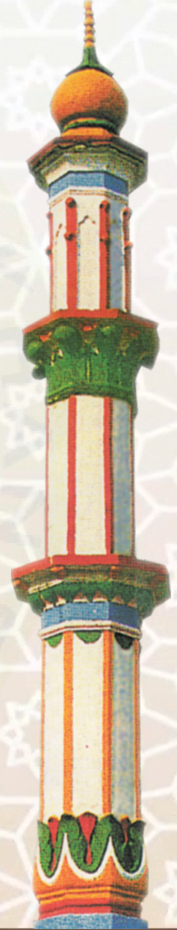
مناقب عالی امام احمد رضا

1440ھ





مرتب

فضل احمد رضا اختر القادری



www.muftiakhtarrazakhan.com

www.muftiakhtarrazakhan.com



وارثِ علومِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

نبیرۂ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ جانشین مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

جگر گوشۂ مفسرِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الاسلام والمسلمین قاضی القضاۃ تاج الشریعہ

مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری رحمۃ اللہ علیہ

اور خانوادۂ اعلیٰ حضرت کے دیگر علمائے کرام
کی تصنیفات اور حیات و خدمات کے مطالعہ
کے لئے وزٹ کریں

www.muftiakhtarrazakhan.com

/muftiakhtarrazakhan1011/

/muftiakhtarraza

+92 334 3247192



مناقب عالی امام احمد رضا

1440ھ

مرتب

فضل احمد رضا اختر القادری

بزم فیض رضا کراچی

0331-2834137

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا امام المجاھدین

وعلیٰ آلک واصحابک یا خاتم النبیین

نام : مناقب عالی امام احمد رضا (۱۴۴۰ھ)

مرتب : مولانا فضل احمد رضا اختر القادری

صفحات : ۹۶

تعداد : ۱۰۰۰

اشاعت : صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/نومبر ۲۰۱۸ء

ناشر : بزم فیض رضا، کراچی 0331-2834137

فہرست

پیش لفظ

از: خلیفہ مجاز حضور تاج الشریعہ، استاذ العلماء، شیخ الحدیث

حضرت علامہ مولانا محمد یونس شاکر اختر القادری دامت برکاتہم القدسیہ

الحمدللہ! آج ہم اس ہستی کا صد سالہ عرس منا رہے ہیں کہ جن کو معاصرین علماء میں بھی ایسی پذیرائی جیسے لاحقین میں بلکہ بعض شواھد سابقین سے ان کی قدر و منزلت کا اندازہ ہوتا ہے کہ علمائے ربانیین کے ہاں ان کا کیا مقام تھا۔ بلا شبہ وہ ملک سخن ہی کے بادشاہ نہ تھے بلکہ تمام ملک کے شہنشاہ تھے۔ اس لئے کہ جس نے ساری زندگی اس ذات کی توصیف میں گزاری جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: ''وللاخرۃ خیر لك من الاولیٰ''۔ اسی لئے ہر آنے والی گھڑی پچھلی گھڑی سے زیادہ ان کیلئے بھی عروج و شہرت کا باعث ہے۔ ہر زبان ان کی مدح سرا ہے، ہر سچا مسلمان ان کا احسان مند ہے۔

احقاق حق اور ابطال باطل میں جو ممتاز رہے۔ زبان ہر خاص و عام انہیں اعلیٰ حضرت کے نام سے پکارتی ہے۔ یہ سو (۱۰۰) سال کیا ہیں جتنا طویل عرصہ گزرجائے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کے چاہنے والے کم نہ ہوں گے۔

زیر دست کتابچہ ان کی شان میں شعرائے قدیم و جدید کی عقیدت کا اظہار ہے۔ ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق طبع آزمائی کی ہے۔ مگر اپنے ممدوح کے مقام کی عظمت کے بیان کرنے میں یہی کہتا ہے کہ: ''حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے علمی فیضان سے ہم سب کو مستفید و مستنیر فرمائے۔ اور ان تمام شعراء کو برکات سے مالا مال فرمائے اور ان منظوم کلام کو ایک جگہ جمع کر کے نشر کرنے والوں کو دارین کی برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر محمد یونس شاکر

یکے از غلامان تاج الشریعہ

۲۶/۱۰/۲۰۱۸

عرض مدعا

الحمدللہ و کفیٰ و صلوٰۃ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

قارئین محترم! ۱۴۴۰ھ صد سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کے پرمسرت موقع پر ''بزم فیضِ رضا'' کی جانب سے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانہ شمع رسالت، امام عشق ومحبت الشاہ محمد احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں پیش کی گئی سو(۱۰۰) مناقب بنامِ تاریخی ''مناقب عالی امام احمد رضا(۱۴۴۰ھ)'' پیش خدمت ہے۔

رسالہ ھٰذا میں خلفائے اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ شاہ محمود جان قادری رضوی پشاوری، مداح الحبیب حضرت علامہ صوفی جمیل الرحمن قادری رضوی، حضرت علامہ سید ایوب علی قادری رضوی، شیر بیشۂ اہلسنت عبید الرضا حضرت علامہ محمد حشمت علی خاں قادری رضوی (علیہم الرحمۃ) اور دیگر شعراء کی مناقب شامل کی گئی ہیں۔

بالخصوص خلیفہ اعلیٰ حضرت سفیر اسلام حضرت علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی قادری رضوی کے طویل قصیدۂ مدحیہ کے منتخب اشعار پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔جو حضرت علامہ شاہ عبد العلیم صدیقی قادری علیہ الرحمۃ نے حرمین طیبین سے واپسی پر اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔جب سفیر اسلام شاہ عبد العلیم صدیقی قادری علیہ الرحمۃ قصیدہ سنا چکے تو اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قیمتی عمامہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔''مولانا! آپ کی خدمت میں کیا پیش کروں؟ آپ اُس دیار پاک سے تشریف لا رہے ہیں، یہ عمامہ تو آپ کے قدموں کے بھی لائق نہیں۔البتہ میرے کپڑوں میں سب سے بیش قیمت ایک جُبّہ ہے وہ حاضر کئے دیتا ہوں۔'' **سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم**۔

ہم نہایت مشکور وممنون ہیں خلیفہ ووکیل حضور تاج الشریعہ، استاذ العلماء، عالم باعمل حضرت علامہ حافظ قاری محمد یونس شاکر اختر القادری دامت برکاتہم العالیہ کے، حضرت نے اپنے قیمتی اوقات

میں سے وقت نکال کر رسالہ ھذٰ کا ''پیش لفظ'' تحریر فرمایا۔ اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے حضرت کے علم و عمل و عمر میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین

اس کارِ خیر میں معاونت فرمانے والے احباب محمد دانش احمد اختر القادری، جناب کاشف عالم قادری ترابی، محترم کاشف حنیف قادری کے لئے دعا ہے کہ اللہ کریم اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے انہیں اور ہم سب کو اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام، مفتیٔ اعظم عالم اسلام، حضور مفسر اعظم اور بالخصوص سیدنا مرشدنا حضور تاج الشریعہ (علیہم الرحمۃ والرضوان) کے فیوض و برکات نصیب فرمائے۔ اللہ کریم نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ عسجد رضا خاں قادری رضوی دام ظلہٗ علینا کا سایۂ عاطفت دنیائے اہلسنت پر بالعموم اور غلامان تاج الشریعہ پر بالخصوص سلامت با کرامت رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم

محمد فضل احمد رضا اختر القادری

و اراکین بزم فیض رضا، کراچی، پاکستان

ایصال ثواب

جمیع امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بالخصوص مشائخ کرام سلسلۂ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ خصوصاً مرشد کریم حضور تاج الشریعہ، مرد مومن مرد حق حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی نوری، نباض قوم حضرت علامہ ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین و مرحومین حضرت علامہ یونس شاکر قادری رضوی، حضرت علامہ ریاض الحسن نعیمی محمد دانش احمد اختر القادری، کاشف عالم ترابی، عبد الہادی صدیقی، کاشف حنیف قادری، انیس رضا، امان رضا، سید آصف علی قادری، سید صادق رضا، انس رضا، فضل رضا، فیصل رضا، فرحان شیخ، تابش رضا، برہان رضا، والدہ عمر رضا، زوجہ حافظ عبد الکریم اجمیری و دیگر

انتساب

ہم اپنی اس کاوش کا انتساب نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد عسجد رضا خان قادری رضوی نوری دام ظلہ علینا کے وسیلے سے وارثِ علوم اعلیٰ حضرت، مظہر حجۃ الاسلام، جانشین مفتیٔ اعظم، جگر گوشۂ مفسر اعظم، شیخ الاسلام والمسلمین، قاضی القضاۃ، تاج الشریعہ، سیدنا و سندنا و مرشدنا و مولانا الشاہ الامام مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازھری علیہ رحمات اللہ کے نام کرتے ہیں جو کی زندگانی وقف تھی امام اہلسنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ الرحمان کے پیغام کو عام کرنے کئے لئے ؎

جہاں میں عام پیغامِ شہہ احمد رضا کردیں
پلٹ کر پیچھے دیکھیں پھر سے تجدید وفا کردیں
نبی سے ہو جو بیگانہ اسے دل سے جدا کردیں
پدر، مادر، برادر، مال و جاں ان پر فدا کردیں

کلام: حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

اراکین بزمِ فیض رضا



مناقب عالی امام احمد رضا

۱۴۴۰ھ

(۱)

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو

(سفیرِ اسلام علامہ شاہ محمد عبد العلیم صدیقی قادری برکاتی رضوی میرٹھی علیہ الرحمہ)

تمہاری شان میں جو کچھ کہوں اس سے سوا تم ہو
قسیمِ جامِ عرفاں اے شہِ احمد رضا تم ہو

غریقِ بحرِ الفت مست جامِ بادۂ وحدت
محب خاص منظورِ حبیبِ کبریا تم ہو

جو مرکز ہے شریعت کا مدار اہلِ طریقت کا
جو محور ہے حقیقت کا وہ قطب الاولیاء تم ہو

حرم والوں نے مانا تم کو اپنا قبلہ وکعبہ
جو قبلہ اہلِ قبلہ کا ہے وہ قبلہ نما تم ہو

عیاں ہے شانِ صدیقی تمہاری شانِ تقویٰ سے
کہوں اتقیٰ نہ کیوں کر جبکہ خیر الاتقیاء تم ہو

جلال وہیبتِ فاروقِ اعظم آپ سے ظاہر
عدو اللہ پر اک حربۂ تیغ خدا تم ہو

تمہیں نے جمع فرمائے نکات ورمز قرآنی
یہ ورثہ پانے والے حضرتِ عثمان کا تم ہو

خلوصِ مرتضیٰ خُلق حسن عزمِ حسینی میں
عدیم المثل یکتائے زمن اے باخدا تم ہو

تمہیں پھیلا رہے ہو علمِ حق اکنافِ عالم میں
امامِ اہلسنّت نائبِ غوث الوریٰ تم ہو

علیمؔ خستہ اک ادنیٰ گدا ہے آستانہ کا
کرم فرمانے والے حال پر اس کا شہا تم ہو

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۲۴)



(۲)

ہم نے کیا احمد رضا دیکھا تجھے

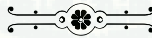
(علامہ مولانا شاہ محمود جان قادری رضوی پشاوری جام جودھپوری علیہ الرحمہ)

ہم نے کیا احمد رضا دیکھا تجھے
سِرِّ ذاتِ مصطفیٰ دیکھا تجھے

حق تعالیٰ کی قسم احمد رضا — نائب خیر الوریٰ دیکھا تجھے
شمعِ احیائے سُنن پر روز و شب — مثل پروانہ فدا دیکھا تجھے
جان جب تک جسم میں باقی رہی — ہم نے شیدا دین کا دیکھا تجھے
بھاگتے تھے تجھ سے اعدائے سُنن — پرتو شیر خدا دیکھا تجھے
خلق میں جاری ہے تیرا بحر فیض — منبعِ لطف وعطا دیکھا تجھے
مقتدیٰ آکے ہوں تیرے مقتدی — ہم نے ایسا پیشوا دیکھا تجھے
نجدیوں کے حق میں تھا تیر شہاب — قاتل کل اشقیاء دیکھا تجھے
اہلسنّت کو بہت کچھ دے دیا — گوہرِ بحر سخا دیکھا تجھے

بندۂ محمود جاں نے اے رضا
مظہرِ غوث الوریٰ دیکھا تجھے

(مناقب مجدد اعظم ص ۱۳)



(۳)

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ)

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامیٔ سنت اعلیٰ حضرت

کس سے کریں فریاد فدائی آقا و مولیٰ تیری دہائی
تیرے سوا ہے کون ہمارا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

سارے براتی ہیں سرگرداں کون فقیروں کا ہے پُرساں
مشکلیں حل کر قادری دولہا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

بھیک سدا منہ مانگی پائی دیر ہے کیوں اس بار لگائی
میرے کریم سخی ان داتا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

روز بروز ہے ابتر حالت حامئ دیں ہے وقتِ حمایت
اٹھئے مدد فرمائیے آقا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

دین کی نوبت ایسی بجائی جھوم رہی ہے ساری خدائی
لہرا سا دے ترے جیئرا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

سر پہ نبی کا تاج نیابت بر میں شہانہ قادری خلعت
رخ پہ تیرے حنفیہ سہرا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھ کو سارا زمانہ حامئ سنت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر دو بج کر اڑتیس ہے تاریخ صفر کی پچیس
جمعہ کے دن دنیا سے سدھارا حامئ سنت اعلیٰ حضرت

فانی فی اللہ باقی باللہ چشمِ کرم ایوبؔ پہ للہ
مرشد برحق قبلہ وکعبہ محئ سنت اعلیٰ حضرت

(شمائمِ بخشش ص ۳۰، ۳۱، ۳۲)



(۴)

آج دولہا بنا شاہ احمد رضا

حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

آج دولہا بنا شاہ احمد رضا
شاہ احمد رضا شاہ احمد رضا

دودھ کا دودھ پانی کا پانی کیا
کس نے تیرے سوا شاہ احمد رضا

اہلسنّت پہ ہے بارِ احساں تیرا
نائبِ مصطفیٰ شاہ احمد رضا

آستانہ تیرا چھوڑ جائیں کہاں
تیرے در کے گدا شاہ احمد رضا

کیا غرض در بدر مارے مارے پھریں
جب تیرا در ہے وا شاہ احمد رضا

تیرے مشتاق نادیدہ ہیں سیکڑوں
محوِ حسنِ لقا شاہ احمد رضا

سچ تو یہ ہے کسوٹی ہے ایمان کی
ہے کھرے سے کھرا شاہ احمد رضا

ہم سے کھوٹوں کو پوچھے نہ پوچھے کوئی
پوچھے آقا میرا شاہ احمد رضا

کام بگڑے سنور جائیں دم میں ابھی
گر کرم ہو ترا شاہ احمد رضا

خوفِ محشر اور ایوبؔ رضوی تجھے
آپ لیں گے بچا شاہ احمد رضا

(شمائمِ بخشش۔ص ۱۶،۱۷،۱۸)



(۵)

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ)

ہزاروں سے اعلیٰ ہمارا رضا ہے
ہزاروں میں یکتا ہمارا رضا ہے

ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کے حق میں ہدایت کا پُتلا ہمارا رضا ہے
کوئی ایسا پابندِ سنّت بھی دیکھا بتاؤ تو جیسا ہمارا رضا ہے
پڑیں کیوں نہ تربت پہ للچائی نظریں یہاں جلوہ فرما ہمارا رضا ہے
جنہیں آج حاصل ہے فخرِ غلامی لگاتے ہیں نعرہ ہمارا رضا ہے
خبردار اعداء کے دم میں نہ آنا یہ کرتا وصایا ہمارا رضا ہے
تمیزِ حق و باطل میں تفہیم کرکے یہ ارشاد کرتا ہمارا رضا ہے
کیا عمر سے دس گُنا کام جس نے وہ بس اک اکیلا ہمارا رضا ہے
نہ کیوں دیکھتے ہی خدا یاد آئے کہ مظہر اسی کا ہمارا رضا ہے

سگِ آستانہ ہے ایوبؔ رضوی
کھلاتا پلاتا ہمارا رضا ہے

(شمائمِ بخشش۔ص ۷۳)



(۶)

اے آفتابِ عالماں یاسیدی یامرشدی

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی بریلوی علیہ الرحمہ)

اے آفتابِ عالماں یاسیدی یامرشدی
وے ماہتابِ عارفاں یاسیدی یامرشدی

ہاں مقتداء و پیشوا یہ تو بتا تیرے سوا کس سے کہوں جاؤں کہاں یاسیدی یامرشدی
ناشاد کا دل شاد ہو اجڑا چمن آباد ہو آئے بہارِ بے خزاں یاسیدی یامرشدی
نادار ہوں لاچار ہوں حاضر سرِ دربار ہوں تسکینِ قلوبِ خادماں یاسیدی یامرشدی
کس سے کریں فریاد ہم کس کو سنائیں حالِ غم ہم رہ گئے تنہا یہاں یاسیدی یامرشدی
واللہ وہ پایا تجھے جس کا نہ ہم پایہ ملے ڈھونڈوں اگر سارا جہاں یاسیدی یامرشدی

شہرہ عراق وشام ہے احمد رضا کیا نام ہے ۔۔۔ سارا عرب رطب اللساں یا سیدی یا مرشدی
اللہ میں قدرت ہے سب قسمت مگر اب کہتی ہے اب ۔۔۔ ہو گا نہ تم سا پاسباں یا سیدی یا مرشدی
مہکے سدا یہ بوستاں پھولیں پھلیں شہزادگاں ۔۔۔ اور جملہ صاحبزادگاں یا سیدی یا مرشدی

ایوب کا رکھ لے بھرم مالک مرے حسبِ کرم
بس ہو چکا اب امتحاں یا سیدی یا مرشدی

(شمائمِ بخشش ص ۶۵،۶۶)



(۷)

جسے جلوہ نظر آیا امامِ اہلسنّت کا

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ)

جسے جلوہ نظر آیا امامِ اہلسنّت کا
دل و جاں سے ہوا شیدا امامِ اہلسنّت کا

عجم میں دھوم ہے کس کی شہِ احمد رضا خاں کی ۔۔۔ عرب واصف ہوا کس کا امامِ اہلسنّت کا
ہمارے دردِ ہجراں کا مداوا ہے فقط اتنا ۔۔۔ نہ ہو دم بھر جدا نقشہ امامِ اہلسنّت کا
رضا اپنے غلاموں کو لئے جب پل سے گزریں گے ۔۔۔ تو ہو گا شور اک بر پا امامِ اہلسنّت کا
لواء الحمد کے نیچے جگہ ہم کو ملے یارب ۔۔۔ کریں دل بھر کے نظارہ امامِ اہلسنّت کا
ندا ہو گی غلامانِ رضا رضواں سے یوں کہہ دیں ۔۔۔ ملا ہے ہم کو پروانہ امامِ اہلسنّت کا
جماعت اہلسنّت زور سے نعرہ لگائے گی ۔۔۔ ہمارے مالک و مولیٰ امامِ اہلسنّت کا
ہزاروں اعلیٰ حضرت بن گئے پردہ کیا جس دم ۔۔۔ مگر پایا نہ ہم پایہ امامِ اہلسنّت کا
سمجھ لو نام لیوا ہے عقیدہ اہلسنّت ہے ۔۔۔ کہ جس کے دل میں ہے طغرا امامِ اہلسنّت کا
ملے صبر و قناعت کا نہ کیوں حصہ تجھے رضوی ۔۔۔ کہ تو ایوب ہے بندہ امامِ اہلسنّت کا

(شمائمِ بخشش ص ۱۸،۱۹)



(۸)

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ)

آئی بھرے دربار رے برکاتی دولھا
لائی گگر سرکار رے برکاتی دولھا

انگنا بُہاروں رنگ رچاؤں — گاؤں گی میں تو ملہار رے برکاتی دولھا
کھیون ہارے راج دولارے — کر دے بیڑا پار رے برکاتی دولھا
باٹ تکت ہیں سگری سکھیاں — درس دکھا سرکار رے برکاتی دولھا
جنگل جنگل نگری نگری — ڈھونڈھ بھروں سنسار رے برکاتی دولھا
رس بھری بتیاں یاد آوت ہیں — بول سنا دو چار رے برکاتی دولھا
ہم کو تو بالم تم ہی اکیرے — ہم جیسے تمرے ہجار رے برکاتی دولھا
سکھیاں گن گن پار اتر گئیں — ہم ٹھرے اُر یار رے برکاتی دولھا
آلِ رسولی باگ سے چُن کر — لائی ملنیا ہار رے برکاتی دولھا
نوری میاں کے نور سے رم جھم — نور کی برسے پھوار رے برکاتی دولھا

رجویؔ تہارے پیّاں لاگے
پیارے رجا چمکار رے برکاتی دولھا

(شمائم بخشش۔ص ۲۰،۲۱)



(۹)

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ)

کس سے فریاد کریں پیارے رضا تیرے بعد
کون پُرساں ہے غریبوں کا بھلا تیرے بعد

شام ہوتی ہے سحر ہوتی ہے لیکن مولیٰ
زندگی کا نہ رہا کوئی مزہ تیرے بعد

تو نے ہم جیسے گنواروں کو نوازا ایسا
خلق انگشت بدنداں ہے شہا تیرے بعد

اہلسنّت پہ وہ احسان کئے ہیں تو نے
کوئی جچتا ہی نہ محسن ہے سوا تیرے بعد

لاڈلے غوث کے فریاد ہماری سن لے
ایک ہنگامۂ محشر ہے بپا تیرے بعد

دورِ حاضر میں کوئی حامئ دیں تجھ سا ہے؟
ایک بھی ہم نے تو دیکھا نہ سنا تیرے بعد

آہ اس مچلے ہوئے دل کی بدولت آقا
جانے تقدیر میں کیا کیا ہے لکھا تیرے بعد

میں بھکاری ہوں ترا اے مرے غیرت والے
مانگتے غیر سے آتی ہے حیا تیرے بعد

تیرے اعداء میں رضا کوئی بھی منصور نہیں
بے حیا کرتے ہیں کیوں شور بپا تیرے بعد

آلِ سادات کے اے ناز اُٹھانے والے
کیوں پریشان ہے ایوبؔ ترا تیرے بعد

(شمائمِ بخشش ِص ۳۸،۳۷)



(۱۰)

اے مرے ملتجیٰ شاہ احمد رضا

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ)

اے مرے ملتجیٰ شاہا احمد رضا
رخ سے پردہ اٹھا شاہ احمد رضا
پیاری صورت دکھا شاہ احمد رضا
میری آنکھوں میں آ شاہ احمد رضا
میرے دل میں سما شاہ احمد رضا

سلسلہ ہے زبردست غالب ترا
نور کا ایک پتلا ہے قالب ترا
کب حجابات اٹھائے گا حاجب ترا
تو ہے مطلوب میرا میں طالب ترا
چاہئے اور کیا شاہ احمد رضا

مقتدی کل جو تھے مقتداء آج ہیں
منتہیٰ استفادہ کے محتاج ہیں
تیرے ہم عصر دیتے تجھے باج ہیں
تاج سر کا بنائیں جو سر تاج ہیں
تیری نعلین کا شاہ احمد رضا

یہ دعا ہے بدرگاہِ عالی مقام
زیرِ سایہ رہیں حشر میں سب غلام
فقہائے عجم میں ہے مشہور نام
علمائے عرب نے بنایا امام
اے مرے پیشوا شاہ احمد رضا

کچھ تو للہ فرمان فرمائیے
نام لیوا پہ احسان فرمائیے
نگہِ لطفِ ذیشان فرمائیے
مشکلیں میری آسان فرمائیے
میرے مشکل کشا شاہ احمد رضا

روح قالب میں ہیبت سے تھرّا گئی
ناخدا لے خبر جان پر آگئی
نا موافق ہوا آکے ٹکرا گئی
ناؤ منجدھار میں آکے چکرا گئی
ہاتھ دے میں چلا شاہ احمد رضا

ہائے ایوبؔ آنسو بہا کر کہے
پاک قدموں پہ سر کو جھکا کر کہے
داستانِ الم گڑگڑا کر کہے
اپنے دکھ درد کو قیس جا کر کہے
کس سے تیرے سوا شاہ احمد رضا

(شمائمِ بخشش ص ۱۹، ۲۰)



(۱۱)

نائبِ غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری

(حضرت علامہ سید ایوب علی رضوی علیہ الرحمۃ)

نائبِ غوث الوریٰ احمد رضا خاں قادری
دینِ حق کے رہنما احمد رضا خاں قادری

سامنا تیرا کرے کوئی بھلا کس کی مجال
تجھ پہ ہے فضلِ خدا احمد رضا خاں قادری

دینِ حق کے سرکشوں کو سرنگوں تو نے کیا
تو ہے وہ شیرِ خدا احمد رضا خاں قادری

ہوگئے کافور تجھ سے ظلمتِ کفر و نفاق
نورِ حق کا چاندنا احمد رضا خاں قادری

تیری ذاتِ پاک سے روشن زمانہ ہوگیا
نائبِ شمس الضحیٰ احمد رضا خاں قادری

جانشین بوحنیفہ اہلسنّت پر رہے
سایہ افگن دائما احمد رضا خاں قادری

ہے تقاجائے اجل افسوس منزل دور ہے — اے مرے مشکل کشا احمد رضا خاں قادری
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں غیر کا حسن و جمال — میری نظروں میں بسا احمد رضا خاں قادری
پھر بہار آئی چمن میں پھر اٹھا جوشِ جنوں — رحم کُن بر حالِ ما احمد رضا خاں قادری

توڑتا ہو دم سنہری جالیوں کے سامنے
قادری رضوی ترا احمد رضا خاں قادری

(شمائمِ بخشش۔ص ۶۵،۶۴)



(۱۲)

میرے قبلہ حضرتِ احمد رضا

(حضرت علامہ امام الدین رضوی کوٹلوی علیہ الرحمۃ)

میرے قبلہ حضرتِ احمد رضا
وہ وحید الدہر یکتائے زماں

ناصرِ ملت امامِ اہلِ دیں — وہ مجدد پیشوائے عارفاں
ہائے وہ دنیا سے رحلت کر گئے — ناگہاں وہ ہو گئے ہم سے نہاں
اہلسنّت پر بڑا صدمہ ہوا — ان کی فرقت میں ہیں سب نالہ کناں
بدل ان کا اب کوئی ملتا نہیں — ہائے پھر نعم البدل ہو گا کہاں
ان کا مرنا ثلمۃ فی الدین ہے — یہ کمی سب اہلِ دیں پر ہے عیاں

مصرعِ تاریخ ہاتف نے کہا
داخل جنت ہوا قطب الزماں

۱۳۴۰ھ

(اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی وفات پر مولانا امام الدین رضوی نے مندرجہ بالا تاریخِ وفات کہی)

(الفقیہ۔ ۵ جنوری ۱۹۲۲ء۔ص ۳/ پیغامِ رضا ممبئی۔اپریل تا جون ۲۰۰۹ء۔ص ۱۹۰،۱۹۱)

(۱۳)

بنامِ دیں دیا جارہا تھا درسِ فریب

(مولانا محمد افضل کوٹلوی علیہ الرحمۃ)

بنامِ دین دیا جارہا تھا درسِ فریب
قدم قدم پہ بچھی تھیں حسین تزویریں

جہاں میں گیت کوئی گارہا تھا شیطاں کے
بڑھا رہا تھا کوئی اہرمن کی توقیریں

گھٹا کے رتبۂ احمد، یہ دیو کے بندے
بنارہے تھے جہنم میں اپنی جاگیریں

دیارِ پاک بریلی سے اُٹھ کے تو نے مگر
طلسمِ کفر کی توڑیں تمام زنجیریں

گری ہیں خرمن باطل پہ بجلیاں بن کر
بے دینیت کو جلاتی ہیں تیری تقریریں

یہ شاعری ہی نہیں ہے حدائق بخشش
لباسِ شعر میں قرآن کی ہیں تفسیریں

ہر ایک شعر میں مضمر ہزار نکتے ہیں
ہر ایک نکتے میں پنہاں ہزار تفسیریں

بلندیاں تجھے بخشی ہیں نعتِ احمد نے
عطا ہوئیں تجھے عشقِ نبی سے توقیریں

ہوا ہے زلزلہ پیدا وہ تیرے نعروں سے
کہ قصرِ نجد کی ہلنے لگی ہیں تعمیریں

بہار آئی ہے گلزارِ اہلسنّت میں
خوشا نصیب کہ چمکی ہیں اپنی تقدیریں

(پیغامِ رضا ممبئی۔ اپریل تا جون ۲۰۰۹ء ص ۱۹۱، ۱۹۲)

(۱۴)

تم ہو احمد کی رضا احمد رضا

(مولانا صوفی جمیل الرحمن رضوی بریلوی علیہ الرحمہ)

تم ہو احمد کی رضا احمد رضا
جانشین مصطفیٰ احمد رضا

فیضِ دیں تم کو علی المرتضیٰ — تم کرو ہم کو عطا احمد رضا

غوثِ اعظم کے پھریرے کے تلے — جھنڈا ہو گا آپ کا احمد رضا

تیری منزل تک رسائی کس کو ہو — کیا ملے تیرا پتہ احمد رضا

سینکڑوں اندھے دلوں کو نورِ حق — دے کے بینا کر دیا احمد رضا

دشمنوں پر قہر کی بجلی گری — جب تیرا خامہ اُٹھا احمد رضا

منکروں کی ہے ابو جہلی نگاہ — تجھ کو پہچانیں وہ کیا احمد رضا

گردنوں پر دشمنانِ دین کی — تیرا خنجر چل گیا احمد رضا

پھر نہ سنبھلا خاک میں وہ مل گیا — جس کا تو نے رد کیا احمد رضا

سالِ رحلت لکھ جمیل قادری
واقعی دولہا بنا احمد رضا

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۱۵)



(۱۵)

آبروئے موموناں احمد رضا خاں قادری

(حضرت علامہ صوفی محمد جمیل الرحمان قادری رضوی علیہ الرحمہ)

آبروئے موموناں احمد رضا خاں قادری
رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

حق شناس و حق نما و نائبِ شمس الضحیٰ — وارثِ پیغمبراں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم — شش جہت میں ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

دین کا دشمن ہو یا ہو دوست سب کے واسطے — ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

تیرے صدقے میں خدا چاہے تو پائیں گے غلام — کل وہاں باغِ جناں احمد رضا خاں قادری

سیف اعداء کے لئے مومن کے حق میں ہے سپر آپ کی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھ کو تیرے اعداء مرشدا حق ہے تجھ پر مہرباں احمد رضا خاں قادری
محئ سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں اے امام مِفتیاں احمد رضا خاں قادری
اے میرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارک باد ان کو قادری رضوی جمیلؔ
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

(قبالۂ بخشش ص ۹۷،۹۸)



(۱۶)

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے

(حضرت علامہ صوفی محمد جمیلؔ الرحمن خاں قادری رضوی علیہ الرحمہ)

طبیعت آج کیوں ایسی رسا ہے
کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے

براتی ہیں تمامی اہلسنّت رضائے قادری دولہا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیقِ اکبر کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
یہ ہے فاروقِ اعظم کی کرامت کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
کرم عثمانِ ذوالنورین کا ہے کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
سخاوت ہے علیؓ مرتضیٰ کی کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
یہ بغداد والے کا تصرف کہ عبد المصطفیٰ دولہا بنا ہے
پھلے ان کا الٰہی باغِ اولاد یہ ہر سنّی کے لب پر التجا ہے

جمیلؔ قادری الحمدللہ
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

(قبالۂ بخشش۔ص۹۹)



(۱۷)

اے سنّیاں را مقتداء یا سیدی احمد رضا

(شیر بیشۂ اہلسنّت حضرت علامہ حشمت علی خاں قادری عبیدؔ رضوی علیہ الرحمۃ)

اے سنّیاں را مقتداء یا سیدی احمد رضا
بر کافراں تیر قضا یا سیدی احمد رضا

بر مصطفیٰ جانت فدا یا سیدی احمد رضا
اے عاشق غوث الوریٰ یا سیدی احمد رضا

صمصامِ حق شیرِ وغا یا سیدی احمد رضا
وے شیرِ شیرانِ خدا یا سیدی احمد رضا

مشکوٰۃِ نورِ کبریا یا سیدی احمد رضا
مرآۃِ حسنِ مصطفیٰ یا سیدی احمد رضا

جس نے اُٹھایا سر تیرے آگے ہوا وہ سرنگوں
حامی تیرا شیرِ خدا یا سیدی احمد رضا

اچھلی تھی ندوہ جھوم کر دیں کے مٹانے کو مگر
تو نے دیا اس کو مٹا یا سیدی احمد رضا

الدولۃ المکّیہ سے ہے فضل تیرا آشکار
چند گھنٹے میں اس کو لکھا یا سیدی احمد رضا

لب پر خدا کی یاد ہو دل مصطفیٰ آباد ہو
ہو قلب میں تیری وِلا یا سیدی احمد رضا

صدیق فاروق وغنی حیدر رہیں تیرے حفیظ
سبطین حافظ دائما یا سیدی احمد رضا

تیرا عبیدؔ پُر خطا پر تو ہے عبد المصطفیٰ
اور مصطفیٰ عبدِ خدا یا سیدی احمد رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ۔ص ۲۳)



(۱۸)

بج رہا ہے چارسو ڈنکا ترا، احمد رضا

(شیر بیشۂ اہلسنّت حضرت علامہ حشمت علی خاں صاحب قادری رضوی علیہ الرحمہ)

بج رہا ہے چارسو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

تو مجدد اور محی دین احمد کا ہوا
یعنی زندہ اور تازہ دین کو تو نے کیا
عمر بھر تو خدمتِ دین محمد میں رہا
ہم کو تو ایمان تیرے آستانے سے ملا

بج رہا ہے چارسو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

عالمانِ مکّہ و طیبہ نے تجھ کو لاکلام
مانا ہے دیں کا مجدد سید و فرد و امام
سایۂ غوثِ معظم ترے سر پر ہے مدام
مصطفیٰ کی رحمتیں تجھ پہ ہیں نازل صبح و شام

بج رہا ہے چارسو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

پرتوِ صدیق ہے سچائی حق گوئی تری
تیرے چہرے سے عیاں ہیں ہیبتیں فاروق کی
علم تیرا یادگارِ حلمِ عثمانِ غنی
اور قلم ہے ترا ظلِّ ذوالفقارِ حیدری

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

حشر میں تجھ کو بنائیں گے خدا و مصطفیٰ
دولہا بزمِ قادریت کا بصد عزّ وعُلا
ہوں گے سارے عالمانِ دیں براتی سرورا
شاہِ دیں باندھیں گے تیرے سر پہ سہرا نور کا

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

تو ہے شیرِ مصطفیٰ وسیفِ مسلولِ خدا
سارے اعدائے نبی پر تیرا کوڑا پڑ گیا
دشمنانِ مصطفیٰ پر چل گیا خنجر تیرا
ذریّاتِ شیخ نجدی کو کیا تو نے فنا

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

خاندانِ پاکِ برکاتیہ کا چشم وچراغ
تجھ کو نوری نے کہا اس میں نہیں شک کو مساغ
سنّیوں کے قلب تیرے فیض سے ہیں باغ باغ
نجدیوں کے سینے تیرے حملوں سے ہیں داغ داغ

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

ہر وہابی دیو بندی کرتا ہے آہ وبکا
درد سے بے چین ہے اور روتا ہے صبح ومسا

کیوں کہ نجدیت کے دل پر تیرا نیزہ ہے لگا
زخم ہے ایسا رہے گا جو الی یوم الجزاء

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا ، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

جن خبیثوں نے خدا کے کذب کو ممکن کہا
تیغِ خامہ نے تری دے دی اسے فوراً سزا
جس نے علمِ شہ سے زائد علم شیطاں کا لکھا
تازیانہ تیرا فوراً پشت پر اس کی لگا

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا ، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

جس نے علمِ مصطفیٰ کو مثل حیواں لکھ دیا
تیرے حملے سے چھٹی کا دودھ اسے یاد آ گیا
تھرتھراتا ہے بلکتا ہے سسکتا کانپتا
بلکہ تیرے کفش برداروں سے بھی ہے بھاگتا

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا ، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

میں ترا ادنیٰ گدا اے مقتدائے سنیاں
کیا کروں تیری عنایات اور احساں کا بیاں
دیو بندیہ وہابیہ سے دی مجھ کو اماں
دشمنانِ دیں پہ رکھا مجھ کو غالب ہر زماں

بج رہا ہے چار سو ڈنکا ترا ، احمد رضا
کل جہاں میں ہے گڑا جھنڈا ترا، احمد رضا

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۸،۹)

(۱۹)

آگیا روزِ عید وصالِ حبیب، مژدہ اے غم گسارانِ احمد رضا

(حضرت علامہ محمد مرغوب احمد اخترؔ الحامدی الرضوی علیہ الرحمہ)

آگیا روزِ عید وِصالِ حبیب، مژدہ اے غم گسارانِ احمد رضا
پینے والوں کی خود جستجو میں ہے آج، جام صہبائے عرفانِ احمد رضا

پھر بریلی کی جانب سے بادل اُٹھے، ہو مبارک غلامانِ احمد رضا
اہلسنّت پہ ہونے لگی جھوم کر، بارشِ خاص فیضانِ احمد رضا

عشق ماہِ مدینہ کے انوار کا، چاند روئے درخشانِ احمد رضا
مصطفیٰ کی محبت کا ہے آئینہ، عکس رخسار تابانِ احمد رضا

مل رہا ہے شہِ دیں کا صدقہ یہاں، بٹ رہا ہے مدینہ کا باڑا یہاں
نعمت ِعشق محبوب سے لے چلو، بھر کے جھولی گدایانِ احمد رضا

اہلسنّت کا ہے خُلد برکف چمن، کیوں اُٹھائیں بھلا ہم خزاں کے محن
نکہتِ عشق گلزارِ محبوب سے، ہے معطر گلستانِ احمد رضا

عَلَمِ عظمتِ شاہِ دیں کو لئے، اللہ اللہ وہ معرکے سَر کئے
مصطفیٰ کی وِلا کا نشاں بن گیا، پرچم عزت وشانِ احمد رضا

ذات والا ہے سرتاپا بحر العلوم، اک عجم کیا زمانے میں ہے جسکی دھوم
خود عرب کے افاضل نے اسناد لیں، اللہ اللہ یہ شانِ احمد رضا

جلوۂ مصطفیٰ ہے نظر سے قریب، عام ہے دعوتِ سوزِ عشقِ حبیب
کس قدر اوج پر ہے ہمارا نصیب، ہم ہوئے آج مہمانِ احمد رضا

تابہ کے یہ خلش اور دردِ جگر، تابہ کے ٹھوکریں کھاؤں میں دربدر
ہو گنہگار اخترؔ پہ آقا نظر، ہوں غلام غلامانِ احمد رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/اکتوبر ۲۰۱۸ء۔ص ۱۴)

(۲۰)

فخرِ دین وفخرِ ملت سیدی احمد رضا

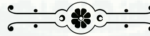
(حضرت علامہ محمد مرغوب احمد اختر الحامدی الرضوی علیہ الرحمہ)

فخرِ دین وفخرِ ملت سیدی احمد رضا
نورِ وحدت ظلِّ رحمت سیدی احمد رضا

کعبۂ اہلِ طریقت سیدی احمد رضا — آفتابِ قادریت سیدی احمد رضا
کس سے پوچھیں کون بتلائے کہاں جائیں غلام — آپ کی ہے پھر ضرورت سیدی احمد رضا
آئیے بھٹکے ہوؤں کی رہبری فرمائیے — خضرِ راہِ دین وملت سیدی احمد رضا
ہم گئے گزرے ہوؤں کو شان وشوکت ہو نصیب — پھر عطا ہو اوج ورفعت سیدی احمد رضا
ہے یہ مدت سے پریشاں حال مداحِ حبیب — اک نظر اے ابرِ رحمت سیدی احمد رضا
ہوں تیرے در کا بھکاری ہوں تیرے در کا غلام — کیجئے چشمِ عنایت سیدی احمد رضا
کلکِ انور کی جواہر ریزیوں سے پھر حضور — کھول دو چشمِ بصیرت سیدی احمد رضا
حرمتِ روحِ پیمبر یک نظر کن سوئے ما — پیشوائے اہلسنّت سیدی احمد رضا

اختر عاصی کو نظارہ ہو طیبہ کا نصیب
مرشدی آقائے نعمت سیدی احمد رضا

(مناقبِ مجددِ اعظم۔ص ۱۳، ۱۴)



(۲۱)

مائل بہ کرم چشمِ ضیاء بارِ رضا ہے

(حضرت مولانا محمد مرغوب احمد اختؔر الحامدی الرضوی علیہ الرحمہ)

مائل بہ کرم چشمِ ضیاء بارِ رضا ہے
خدام چلیں عرسِ پُر انوارِ رضا ہے

ضوبار ہے مارہرۂ پُرنور کی مشعل
اللہ رے کیا رونق دربارِ رضا ہے

فرقِ حق و باطل ہے عیاں آج جہاں پر
تندیٔ قلم بُرّشِ تلوارِ رضا ہے

اس باغ کا ہر پھول ہے ہر دم تروتازہ
گلزارِ ارم گلشن بے خارِ رضا ہے

ہے اس کی دمک قاطع تاریکیٔ باطل
آئینۂ حق روئے ضیاء بارِ رضا ہے

ایمان کی ہے بھیک ترے کاسۂ دل میں
کیا شان تری سائل سرکارِ رضا ہے

اختر تری شہرت نہ ہو کیوں ملکِ سخن میں
تو شاعرِ دربارِ دربارِ رضا ہے

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۱۵)



(۲۲)

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا

(حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی قادری رضوی علیہ الرحمہ)

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہند تو ہند عرب میں ہوا شہرہ تیرا

نسبتِ آلِ رسولی بھی عجب نسبت ہے
غوث تک لے گیا تجھ کو یہ وسیلہ تیرا

اس صدی کا تو مجدد تو زمانے کا امام
اہلِ حق چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رستہ تیرا

تجھ پہ ہے اک تن بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سمت اجالا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سنا
غوثِ اعظم کی کرامت تھی سراپا تیرا

ہر جگہ منظرِ اسلام نظر آتا ہے
تیرا گھر کوچہ و بازار محلّہ تیرا

مسلک حق کی ضمانت ہے تیرا نام رضا
شان تحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا

تجھ کو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کون سا علم ہے جس میں نہیں حصہ تیرا

ترجمہ وہ کیا قرآن کا کنزالایماں　　　　حشر تک جاری یہ فیضان رہے گا تیرا

مصطفیٰ کا ترے خادم، ترے حامد کا غلام

خوشتؔر بندۂ دربار ہے تیرا تیرا

(بیاضِ پاک۔ص ۳۵،۳۶)



(۲۳)

چہرۂ زیبا ترا احمد رضا

(احسن العلماء حضرت علامہ سید حسنؔ میاں برکاتی)

چہرۂ زیبا ترا احمد رضا

آئینہ ہے حق نما احمد رضا

غوثِ اعظم مظہرِ شاہِ رُسل　　　　ان کا تو مظہر ہوا، احمد رضا

علم تیرا بحرِ ناپیدا کنار　　　　ظلِّ علمِ مرتضیٰ احمد رضا

تیرے مرشد حضرتِ آلِ رسول　　　　ان کو تجھ پہ ناز تھا احمد رضا

اپنے برکاتی گھرانے کا چراغ　　　　تجھ کو نوری نے کہا احمد رضا

سنّیوں پر یہ ترا احسان ہے　　　　اپنے دامن میں لیا احمد رضا

جب بھی کوئی مرحلہ آکر پڑا　　　　تو نے عقدہ حل کیا احمد رضا

نعرۂ شیرانہ جب گونجا تیرا　　　　قلبِ نجدی پھٹ گیا احمد رضا

تیری الفت میرے مرشد نے مجھے　　　　دی ہے گھٹی میں پلا احمد رضا

یاد کرتا ہے تجھے تیرا حسنؔ

اس کے حق میں کر دعا احمد رضا

(برکاتی کرنیں۔ص ۲۶۲، ۲۶۳)



(۲۴)

اوجِ مہرِ حضرتِ احمد رضا پائندہ باد

(حضرت علامہ عبد الحکیم خاں اختر شاہ جہاں پوری مظہری علیہ الرحمۃ)

اوجِ مہرِ حضرتِ احمد رضا پائندہ باد
ضوفشاں ہے لمعۂ، شمعِ ہُدیٰ پائندہ باد

وارثِ علمِ پیمبر، نائبِ غوث الوریٰ
محی دین وفخرِ ملت، مرحبا پائندہ باد

اے علم بردارِ حق، اے ناصرِ دینِ متین
اے فدا کارِ محمد مصطفیٰ پائندہ باد

ترجمہ قرآں کا لکھ کر کنزِ ایماں کر دیا
اے مفسر! واقفِ رازِ خدا پائندہ باد

شرحِ فقہِ بوحنیفہ ہے فتاویٰ آپ کا
ہے یہ فضل حق، نبی کی ہے عطا پائندہ باد

علم وعرفاں کے خزائن ہیں رسائل آپ کے
نورِ ایماں سب کے اندر بھر دیا پائندہ باد

مصطفیٰ کی آن پر سب کچھ کیا تم نے نثار
ہو گئے مشہور عبد المصطفیٰ پائندہ باد

علم وعرفاں، جانِ ایماں ہے فقط حُبِّ نبی
تیرا یہ فرمان دل میں بس گیا پائندہ باد

تیرے مرقد پر رہیں انوارِ حق جلوہ فشاں
تو نے جو پُر نور عالم کر دیا احمد رضا

کلکِ اختؔر کی کرشمہ کاریوں کو دیکھ کر
کہتے ہیں اہلِ نظر فیضِ رضا پائندہ باد

(اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام۔ص ۱۷۱،۱۷۲)



(۲۵)

امامِ اہلسنت کون ہے؟ میرے شہا تم ہو

(حضرت علامہ عبد الحکیم اختر شاہ جہاں پوری مظہری علیہ الرحمۃ)

امامِ اہلسنّت کون ہے؟ میرے شہا تم ہو
یہ بیڑہ سنّیوں کا اور اس کے ناخدا تم ہو

وہ جس کی ذات پر ہے ناز اگلوں اور پچھلوں کو | بفضل حق اسی حقانیت کے راہنما تم ہو
وہ توحید و رسالت کے معانی جس نے سمجھائے | حصارِ دین وملت، ہادئ راہِ ہُدیٰ تم ہو
محافظ تھا جو ناموسِ رسالت کا زمانہ میں | جسے یہ فخر تھا کہ ہوں میں عبد المصطفیٰ تم ہو
وہی جو عظمتِ ختم الرسل کا پاسباں ٹھہرا | غریق بحرِ الفت، عاشق نورِ خدا تم ہو
قبولیت ملی ہے جس کو دربارِ رسالت میں | رضائے احمدِ مختار یا احمد رضا تم ہو
کیا اسلام زندہ جس محی الدین ثانی نے | مسلمانوں کا تھا اس دور میں جو آسرا تم ہو
کمالاتِ غزالی اور رازی کا مرقع ہو | سیوطی اور محقق دہلوی کا آئینہ تم ہو
علومِ ابن عربی، سوزِ رومی، عشقِ جامی بھی | سمایا جس کے سینے میں وہ قطب الاولیاء تم ہو

ہدایت کے تمہیں اس دور میں ہو نیّرِ تاباں
ہے یہ بے نور اختر اس میں بھی جلوہ نما تم ہو

(اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام۔ص ۱۷۴،۱۷۵)



(۲۶)

رہبرِ راہِ شریعت سیدی احمد رضا

(حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں سالک نعیمی علیہ الرحمہ)

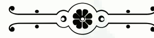
رہبرِ راہِ شریعت سیدی احمد رضا
مشعل رشد و ہدایت سیدی احمد رضا

صاحب صد جاہ و حشمت سیدی احمد رضا | عامل قرآن وسنّت سیدی احمد رضا
تو مجسم انس و رحمت تو سراپا علم و فضل | اے وقارِ آدمیت سیدی احمد رضا
گونجتے ہیں تیرے نغمے محفلِ کونین میں | بلبل باغِ رسالت سیدی احمد رضا
شمعِ ایماں سے تری روشن ہے بزمِ کائنات | اے فروغِ بزمِ سنّت سیدی احمد رضا

گلشن کون ومکاں ہے تیرا ممنونِ کرم | باغِ دیں کے رنگ ونکہت سیدی احمد رضا
تیری شانِ عالمانہ نے یہ ثابت کر دیا | تجھ کو زیبا ہے امامت سیدی احمد رضا
دم بخود ہیں آج تک دانشورانِ وقت بھی | دیکھ کر تیری ذہانت سیدی احمد رضا

حلقۂ اربابِ فن میں تیری نسبت کے طفیل
ہوگئی سالکؔ کی شہرت سیدی احمد رضا

(نوری محفل ص ۷۲، ۷۳)



(۲۷)

جلوۂ قدرتِ خدا ہے رضا

(خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی محمد خلیلؔ خاں برکاتی)

جلوۂ قدرتِ خدا ہے رضا
ظلِّ آیاتِ کبریا ہے رضا

پرتو شانِ مصطفیٰ ہے رضا | سایہ فضل مرتضیٰ ہے رضا
صبحِ ایمان کی ضیاء ہے رضا | شامِ عرفان کی جِلا ہے رضا
اعلیٰ حضرت مجددِ ملت | اہلسنّت کا مقتداء ہے رضا
فقہِ حنفی کا بے مثال فقیہ | بو حنیفہ کا لاڈلا ہے رضا
شاہِ بغداد کی توجہ سے | قادریوں کا رہنما ہے رضا
اچھے اچھوں سے نسبتوں کے طفیل | اچھے اچھوں کا پیشوا ہے رضا
باغِ برکات کی بہارِ نو | ہاں رضا ہاں رضا، رضا ہے رضا
کوئی مشکل نہیں مجھے مشکل | میرا مشکل کشا رضا ہے رضا

ایں ہم از فیضِ مرشد است خلیلؔ
جلوہ فرمود گاہے گاہے رضا

(برکاتی کرنیں ص ۲۶۷، ۲۶۸)

(۲۸)

اللہ اللہ نو بہارِ عظمتِ احمد رضا

(حضرت علامہ مفتی محمد خلیلؔ خاں قادری برکاتی علیہ الرحمہ)

اللہ اللہ نو بہارِ عظمتِ احمد رضا
غنچہ غنچہ ہے زبانِ مدحتِ احمد رضا

سایۂ قصرِ دنیٰ میں منزلت پایا ہوا — کتنا اونچا ہے مقامِ عزتِ احمد رضا
قربِ حق کی منزلوں میں گم نہ ہوں کیوں رفعتیں — جلوہ گاہِ مصطفیٰ ہے رفعتِ احمد رضا
مصطفیٰ کی بھینی بھینی نکہتوں میں تہ بہ تہ — مہکی مہکی ہے فضائے نکہتِ احمد رضا
التفاتِ جلوۂ غوث الوریٰ سے منسلک — رشکِ صد جلوت ہے یعنی خلوتِ احمد رضا
نور آنکھوں کو ملا، خلوت گہِ دل کو سرور — جب تصور نے سنواری صورتِ احمد رضا
پھیکی پھیکی سی ہے ساقی صبح و شامِ زندگی — آئے پھر گردش میں جامِ لذتِ احمد رضا
بارک اللہ فیضِ عامِ حضرتِ اچھے میاں — اچھے اچھوں کا ہے قبلہ سیرتِ احمد رضا
پھولتا پھلتا رہے گا باغِ مارہرہ مدام — کہہ رہی ہے یہ بہارِ برکتِ احمد رضا

جس خلیلِؔ زار کو بخشا ہے اعزاز آپ نے
وہ بھی ہے اک شرمسارِ نسبتِ احمد رضا

(برکاتی کرنیں ص ۲۶۴،۲۶۵)



(۲۹)

اے تعالیٰ اللہ کیا ہی قادری دربار ہے

(حضرت علامہ محمد صابر القادری الرضوی نسیمؔ بستوی)

اے تعالیٰ اللہ کیا ہی قادری دربار ہے
روح پرور ہیں فضائیں بارشِ انوار ہے

عظمت وشانِ شہِ احمد رضا کیا پوچھئے — پیشوائے راہِ حق ہے، قافلہ سالار ہے

دامنِ اُمید پُر ہوتا ہے ملتی ہے مراد — ایک عالم سر جھکائے حاضرِ دربار ہے

ہوگئی خم گردنِ باطل تمہارے رعب سے — دیکھ کر اپنی تباہی گمرہی خوں بار ہے

آپ کی چشمِ کرم ہے رحمتِ ربِ العلیٰ — آپ کی ذاتِ گرامی پیکرِ انوار ہے

جس نے روشن کر دیا ہے علم وعرفاں کا چراغ — پھر زمانے کو وہی احمد رضا درکار ہے

کر دیا نوکِ قلم سے روئے باطل بے نقاب — تیرے دم سے بزم ملت آج بھی بیدار ہے

سایۂ دامانِ غوثِ پاک ہے مجھ پر نسیم
جلوۂ احمد رضا سے قلب پُر انوار ہے

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/اکتوبر ۲۰۱۸ء۔ص ۱۴)



(۳۰)

بجے گا حشر تک ڈنکا امام احمد رضا خاں کا

(علامہ مفتی محبوب رضا قدسی علیہ الرحمۃ)

بجے گا حشر تک ڈنکا امام احمد رضا خاں کا
جہاں میں بول ہے بالا امام احمد رضا خاں کا

وہ اپنے وقت کے بے شک امام بوحنیفہ تھے — کوئی ثانی نہیں گویا امام احمد رضا خاں کا

شریعت میں امام اعظم طریقت میں ہیں غوث اعظم — ہیں دونوں قبلہ وکعبہ امام احمد رضا خاں کا

کوئی ہے حجۃ الاسلام کوئی مفتیٔ اعظم — یہ اونچا خانداں کس کا امام احمد رضا خاں کا

کوئی صدر الشریعہ ہے کوئی صدر الافاضل ہے — یہ فیضانِ نظر دیکھا امام احمد رضا خاں کا

مدینے میں ضیاء الدین کس کا نائب تھا — امام احمد رضا خاں کا، امام احمد رضا خاں کا

بریلی او بریلی تجھ پہ ہند و پاک نازاں ہیں — تو مدفن ہے تو مولد ہے امام احمد رضا خاں کا

اگر پوچھیں گے قدسی حشر میں تو کس کا پیرو تھا
کہوں گا سر کر کے سر اونچا امام احمد رضا خاں کا



(۳۱)

جہانِ سنّیت کے تاجور احمد رضا تم ہو

(حضرت علامہ محمد صابر القادری الرضوی نسیم بستوی)

جہانِ سنّیت کے تاجور احمد رضا تم ہو
صداقت کے پیامی حق نگر احمد رضا تم ہو

غلاموں کو بنا دو رہ شناسِ منزلِ عرفاں — کہ اس منزل کے اچھے راہ بر احمد رضا تم ہو
نگاہِ خاص ہے آلِ رسول اللہ کی تم پر — حبیبِ تاجدارِ بحر و بر احمد رضا تم ہو
معارف کا سمندر موجزن ہے جس کے سینے میں — وہ مقبولِ درِ خیر البشر احمد رضا تم ہو
تمہارے نام سے ہر دشمنِ دیں کانپ اُٹھتا ہے — کہ اس کے حق میں شمشیرِ عمر احمد رضا تم ہو
ذرا پوچھو عقیدت مند سے اس کی نگاہوں میں — طریقت کے حسیں شمس و قمر احمد رضا تم ہو
پلا دو مجھ کو بھی پیمانۂ حُبِّ شہِ خوباں — کہ محبوبِ درِ خیر البشر احمد رضا تم ہو
کہیں تشنہ لبوں کے واسطے اک بحرِ بے پایاں — کہیں نورِ دلِ اہلِ نظر احمد رضا تم ہو
جھکا دینا سکھا دو قصرِ باطل کے مناروں کو — کہ دینِ مصطفیٰ کے راہ بر احمد رضا تم ہو

نسیم منقبت خواں پر نگاہِ لطف فرما دو
مسرت آفریں رحمت اثر احمد رضا تم ہو

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۱۷)



(۳۲)

امام اہلِ سُنن وہ امامِ اہلِ ہدیٰ

(علامہ مفتی محمد رجب علی قادری رضوی، مفتیٔ اعظم نانپارہ علیہ الرحمہ)

امام اہلِ سُنن وہ امامِ اہلِ ہدیٰ
فقیہہ ایسا کہ واللہ مرجع الفقہاء

نعیم وامجد وبرہان حق ہیں جس پہ نثار — ضیاء وعبد العزیز وسلام جس پہ فدا
ہیں جس کے مظہرِ انوار مفتیٔ اعظم — کہ جن کے دم سے منور ہے محفلِ نقباء
وہ جس کے آئینہ رخ ہیں حجۃ الاسلام — ہوئے جو حامد ومحمود مجلسِ علماء
وہ ہیں مجددِ دوراں ضیاءِ دین مبین — جنیدِ عصر ہیں وہ شبلیٔ زماں بخدا
ہے انکی خاک درِ فیض کیمیائے غریب — ہے نام ان کا عجب حرزِ بہرِ دفع بلا
ہے آزمودہ کہ اعداء میں پڑ گئی ہلچل — غلامِ در کی زباں پر جو آیا نامِ رضا
بقصدِ دفع بلیّات ان کا نامِ کریم — عمل انوکھا ہے اہلِ سنن کا لکھا پڑھا
وہ بادشاہِ سخاوت ہیں ان کے در پہ میرا — عریضہ ایسا ہے جیسے فقیر کی ہو صدا

غلامِ حضرتِ عبد العزیز ہادیٔ دیں
رجب منم زِ دعائے زبانِ پاک رِضا

(مناقبِ مجددِ اعظم ص ۲۱)



(۳۳)

تاجدارِ اہلسنّت حضرتِ احمد رضا

(صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری)

تاجدارِ اہلسنّت حضرتِ احمد رضا
ہیں امامِ دین وملت حضرتِ احمد رضا

صدرِ بزمِ علم وحکمت عامل دین ہدیٰ | راہبر ہیں اعلیٰ حضرت، حضرتِ احمد رضا
ہے نواسنجانِ طیبہ میں بہت اعلیٰ مقام | بلبل باغِ مدینہ حضرت احمد رضا
اسوۂ حسنہ کا ہے اک خوبصورت آئینہ | پیکرِ عشق ومحبت حضرتِ احمد رضا
کوئی بزمِ علم ہو یا کوئی ہو بزمِ سخن | آپ ہی ہیں اعلیٰ حضرت، حضرتِ احمد رضا
علم کے مینار ہیں اب چار دانگِ دہر میں | آپ کے اصحاب وعترت حضرتِ احمد رضا
اہلِ ایماں کے لئے اب تو کسوٹی ہے یہی | آپ سے ہے کس کو الفت حضرتِ احمد رضا
ہم گرفتارِ بلا ہیں آج پھر اس دور میں | آپ کی ہے پھر ضرورت حضرتِ احمد رضا
کفر اور الحاد کا طوفانِ باد و بار ہے | المدد یا اعلیٰ حضرت، حضرتِ احمد رضا

آج سینوں میں ہے تاباں نورِ عشقِ مصطفیٰ
آپ کا ہے فیض و برکت حضرتِ احمد رضا

(فروغِ صبحِ تاباں ص ۲۰۲، ۲۰۳)



(۳۴)

صاحبِ امروز ہیں شانِ زمانہ آپ ہیں

(صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری)

صاحب امروز ہیں شانِ زمانہ آپ ہیں
صاحبانِ علم و دانش میں یگانہ آپ ہیں

مدحتِ سرکار میں یکتا یگانہ آپ ہیں | ثانیٔ حسّانِ ثابت فی زمانہ آپ ہیں
علم وحکمت اور معارف کا خزانہ آپ ہیں | جانشین بوحنیفہ سب نے مانا آپ ہیں
کوئی ہے علمِ لدُنی کی مثال اس دور میں | اعلیٰ حضرت جن کو کہتا ہے زمانہ آپ ہیں
تاج فرقِ ناز پہ جن کے تفقّہ کا سجا | علم وحکمت کے جہاں میں وہ یگانہ آپ ہیں

آپ سے الفت ہوئی پیمانۂ حُبِّ نبی　　عاشق صادق رسولِ کُل زمانہ آپ ہیں
عاشق صادق ہوا وہ جس نے دیکھا اک نظر　　غوثِ اعظم کی شبیہ کا عکس نامہ آپ ہیں
عزت وشانِ رسالت کی حفاظت خوب کی　　شاتمِ شاہِ رُسُل کو تازیانہ آپ ہیں

آج تاباںؔ ہیں منور جن کے عکسِ نور سے
عینِ ذاتِ حق کا وہ آئینہ خانہ آپ ہیں

(فروغِ صبح تاباں ص ۲۰۴،۲۰۵)



(۳۵)
ناشرِ حکمِ شریعت اعلیٰ حضرت آپ ہیں

(صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری)

ناشرِ حکمِ شریعت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
شاہدِ حسنِ نبوت اعلیٰ حضرت آپ ہیں

آپ سے جو بھی پھرا ہے وہ جماعت سے گیا　　بالیقیں صدرِ جماعت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
آپ کے حلقے کے علماء کہکشانِ علم ہیں　　آفتابِ علم وحکمت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
آپ کی ہر اک ادا میں بوئے خوئے مصطفیٰ　　اسوۂ حسنہ کی صورت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
نعتِ احمد مجتبیٰ لکھنے کا یہ اکرام ہے　　حشر تک ممدوحِ امت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
غوثِ اعظم احمدِ نوری کا فیضِ نور ہے　　مظہرِ انوارِ قدرت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
آج منکر پڑھ رہے ہیں آپ کا لاکھوں سلام　　ہے زمانہ محوِ حیرت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
اہلِ ایماں کے لئے اس فتنہ پرور دور میں　　سیدِ عالم کی نعمت اعلیٰ حضرت آپ ہیں
چار دانگِ دہر میں کس کو ملا ہے یہ خطاب　　آپ ہی کو اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت آپ ہیں

قادری تاباںؔ ہوا جن کی نظر کے حسن سے

حضرتِ نوری کی صورت اعلیٰ حضرت آپ ہیں

(فروغِ صبحِ تاباں۔ص۲۰۶،۲۰۷،۲۰۸،۲۰۹)



(۳۶)
کتنے تیرے انگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

(محامد العلماء مفتی احمد میاں حافظ برکاتی)

کتنے تیرے انگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

خوب تیرے رنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

رب نے جو فرمادیا کونوا مع الصادقیں — ہم تو تیرے سنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

تیری دمک نے ہمیں خوب ہی چمکا دیا — دور سب ہی زنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

تیری کتب دیکھ کر تیرا قلم دیکھ کر — آج بھی سب دنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

ملک خدا تنگ نیست سب کو یہ معلوم ہیں — دشمنوں پہ تنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

حافظ خوش دل رضا مدح تیری کیا کرے

قافیے جو تنگ ہیں صبحِ رضا شامِ رضا

(برکاتی کرنیں۔ص۲۶۸،۲۶۹)

(۳۷)
نورِ علم وفن سے کیسے ہو حسیں احمد رضا

(علامہ سید محمد ریاض الدین سہروردی)

نورِ علم وفن سے ہو کیسے حسیں احمد رضا

ہم نے دیکھا ہی نہیں تم سا کہیں احمد رضا

منزلِ علم الیقین ہے عام لوگوں کا مقام — تیری منزل ہے مگر حق الیقیں احمد رضا

ذکرِ نورِ مصطفیٰ سے بن گیا تو خود بھی نور | نور افشاں ہے تری روشن جبیں احمد رضا
ایسی شیرینی عطا کرتا ہے یہ تیرا کلام | جیسے مل جاتا ہے جامِ انگبیں احمد رضا
نورِ عشقِ سیدِ عالم نے دل چمکا دیا | نام تیرا جب بنا اس کا نگیں احمد رضا
یہ حقیقت ہے کہ تجھ سا ہند و پاکستان میں | آج تک پیدا ہوا کوئی نہیں احمد رضا
تو نے بھڑکائی دلوں میں آتشِ عشقِ رسول | خود محمد ہیں ترے دل میں مکیں احمد رضا
ہر حقیقت کو کیا تو نے ہمیشہ بے نقاب | تو ہے ایسا شارحِ دینِ متیں احمد رضا
اب بھی تیرے فیض سے خلقِ خدا ہے فیض یاب | تو فیوضِ مصطفیٰ کا ہے امیں احمد رضا

دل منور کر رہا ہے نورِ دانش سے ریاضؔ
آسمانِ علم کا ماہِ مبیں احمد رضا

(کلیاتِ ریاض سہروردی۔ص ۵۴۷)



(۳۸)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

(الحاج مرزا شکور بیگ علیہ الرحمہ)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشیدِ علم ان کا درخشاں ہے آج بھی

سب ان سے جلنے والوں کے گل ہو گئے چراغ | احمد رضا کی شمع فروزاں ہے آج بھی
ایمان پا رہا ہے حلاوت کی نعمتیں | اور کفر تیرے نام سے لرزاں ہے آج بھی
خدمت قرآنِ پاک کی وہ لاجواب کی | راضی رضا سے صاحبِ قرآں ہے آج بھی
عشقِ حبیبِ پاک میں ڈوبا ہوا کلام | سرمایۂ نشاطِ سخن داں ہے آج بھی
تم کیا گئے کہ رونقِ محفل چلی گئی | شعر و ادب کی زلف پریشاں ہے آج بھی

عرصہ ہوا وہ مردِ مجاہد چلا گیا | سینوں میں ایک سوزشِ پنہاں ہے آج بھی
جو علم کا خزینہ کتابوں میں ہے تیری | ناموسِ مصطفیٰ کا وہ نگراں ہے آج بھی
کس طرح اتنے علم کے دریا بہا دیئے | علمائے حق کی عقل تو حیراں ہے آج بھی

مرزا سرِ نیاز جھکاتا ہے اس لئے
علم و عمل پہ آپ کا احساں ہے آج بھی

(ثنائے سرکار۔ص ۱۱۷،۱۱۸)



(۳۹)

جگ میں انوکھا سنیو رتبہ رضا کا ہے

(علامہ لیاقتؔ رضا نوری)

جگ میں انوکھا سنیو! رتبہ رضا کا ہے
یہ سنّیت کا سارا اجالا رضا کا ہے

سارے مجدد دین میں احمد رضا بھی ہیں | کیا ہند کُل جہان میں چرچا رضا کا ہے
جب چل پڑا تو رکنے کا لیتا نہیں تھا نام | دشمن تھے سہمے سہمے وہ خامہ رضا کا ہے
جل جل کے نام لیتے ہیں اعدائے دین بھی | غیروں پہ سکّہ آج بھی بیٹھا رضا کا ہے
دنیا کے کونے کونے میں گونجا ہے جب سلام | لگتا ہے جیسے سارا زمانہ رضا کا ہے
اغیار دنگ کنزالایمان کو دیکھ کر | یہ کام دو جہاں میں انوکھا رضا کا ہے
اسلام و سنّیت کے لئے عمر وقف تھی | ہر بام و در سے رہنما جلوہ رضا کا ہے
گنبد رضا کا گنبدِ خضراء سے پُر ضیاء | روشن نبی کے نور سے چہرہ رضا کا ہے
ہم کیا تھے اور کیا بنے دامن کو تھام کر | مرشد ہمارا لاڈلا بیٹا رضا کا ہے

اس جیسا خوش نصیب لیاقتؔ رضا ہے کون
ہاتھوں میں جس کے آج بھی جھنڈا رضا کا ہے

(بر موقع ۔ ۱۶۵واں یوم ولادت ۔ ۱۰ شوال ۱۳۷۲ھ)

(۴۰)

امام احمد رضا علم وسعادت کا سمندر ہیں

(ڈاکٹر محمد اسلم فرخی)

امام احمد رضا علم وسعادت کا سمندر ہیں
امین دولتِ حق رہبرِ راہِ پیمبر ہیں

صنائع خانۂ عالم میں ہیں گل کاریاں ان سے
ضیائے خواجۂ عالم سے ممتاز و منور ہیں

ان ہی کے فیض سے رخشاں ہیں راہیں دین و دانش کی
ان ہی کا فیض ہے اب تک کہ یہ راہیں منور ہیں

وہ اعلیٰ حضرت اعلیٰ مرتبت فہم و ذکاء فطرت
یہ راہیں ان کی نسبت ہیں وہ حق گوئی کے پیکر ہیں

جمالِ حرفِ معنی ہیں گریزِ لن ترانی ہیں
وقارِ خوش بیانی ہیں صفیروں میں مفخّر ہیں

دیارِ دل میں ان کے فیض سے ہر سو اجالا ہے
سکونِ قلبِ مضطر ہیں علاجِ دیدۂ تر ہیں

سخن میں تازگی ان سے سخن میں روشنی ان سے
سخن گو ہیں سخن داں ہیں سخن پرور سخن ور ہیں

امامِ عصرِ حاضر شانِ نعمان ابن ثابت ہیں
چراغِ بزمِ عرفاں ہیں جمالِ حق کا مظہر ہیں

کہاں اتنی مجال اسلم کہ میں حرفِ ثناء لکھوں
امام احمد رضا علم وسعادت کا سمندر ہیں

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۲۹)



(۴۱)

امامِ اہلسنّت بے گماں احمد رضا خاں ہے

(مولانا حافظ پیر بخش صاحب حافظ بلوچ تونسوی)

امامِ اہلسنّت بے گماں احمد رضا خاں ہے
کتاب اللہ کا سچا پاسباں احمد رضا خاں ہے
حدیثِ مصطفیٰ کا ترجماں احمد رضا خاں ہے

چراغِ خطبۂ ہندوستاں احمد رضا خاں ہے
جو سچ پوچھو تو نعمانِ زماں احمد رضا خاں ہے

نبی کے عشق میں رنگا ہوا احمد رضا خاں ہے
ہر اک بے دین کی جاں پر قضا احمد رضا خاں ہے
نہیں کچھ شک کہ مقبولِ خدا احمد رضا خاں ہے

وحیدِ عصر قاضئ جہاں احمد رضا خاں ہے
یقیناً بلبلِ باغِ جناں احمد رضا خاں ہے

وہ جن کا علم و عرفاں اہلِ دنیا پر درخشاں ہے
وہ جن پر اہلسنّت کا ہر اک انسان نازاں ہے
جو حامئ شریعت ماحئ ہر رسمِ شیطاں ہے

جو گستاخِ محمد مصطفیٰ پر تیغِ بُرّاں ہے
وہ ہر تیرِ شریعت کا کماں احمد رضا خاں ہے

گلستانِ ثناءِ خوانئ آقا میں وہ بلبل ہے
کلامِ معرفت کے باغ میں وہ بڑھ کے خود گل ہے
نہیں سُنّی وہ جس کو ان کے مسلک میں تامل ہے

یہ وہ مردِ خدا ہے جس پہ ہر بے دیں ہراساں ہے
ہر اک دارا پر سکندر سماں احمد رضا خاں ہے

الا اے معترض پیدا کُنی گر نظرِ ایمانی
بزرگانِ جہاں بر مسلکش بینی بآسانی
ولیکن خاطرت خالیست از نورِ مسلمانی

تو اہلِ دل کو کیا جانے کہ قائل کذبِ یزداں ہے
مجددِ وقت یکتائے زماں احمد رضا خاں ہے

کہا اک نے نبی مر کر کے مٹی میں ملا آخر
کوئی بولا کہ قادر جھوٹ پر بھی ہے خدا آخر
نبی سے ایک شیطاں بڑھ کے عالم لکھ دیا آخر

یہی تھا دین یاروں کا کہ جو کفرِ نمایاں ہے
اسی خروار پر آتش فشاں احمد رضا خاں ہے

جدھر کو رخ کیا سکّے بٹھا کر ہی رہے آخر
وہ شیطاں کے مقاصد کو مٹا کر ہی رہے آخر
مسلمانوں کو راہِ حق دکھا کر ہی رہے آخر

فقط حافظ نہیں عرب و عجم ان کا ثناء خواں ہے
غزالیٔ زماں غوثِ جہاں احمد رضا خاں ہے

(مناقب مجددِ اعظم۔ص ۲۲)



(۴۲)

کوئی تاج والے ہوں یا راج والے

(مولانا حکیم عبد الرحیم مذاق جبل پوری)

کوئی تاج والے ہوں یا راج والے
ہیں اس در کے محتاج ہر کاج والے

ہے سرکارِ عالم کے محبوب کا در — یہاں بھیک لیتے ہیں خود راج والے
یہ وہ در ہے دولت ہے جس در کی لونڈی — جھڑکتے ہیں شاہوں کو محتاج والے
یہاں کی فقیری ہے رشکِ امیری — یہاں آ کے گھستے ہیں سرتاج والے
فقیہہ و محدثؒ ہیں محتاج ان کے — یہ تیرے ہیں محتاج معراج والے
یہی ہیں وہ دامن میں جس کے چھپیں گے — قیامت کے میدان میں لاج والے

خدنگِ نظر کا کوئی وار اِدھر بھی ہیں مدت سے مشتاق آماج والے
میں کچھ بھی سہی سلسلہ میرا دیکھو میں جن کا ہوں ان کے ہیں معراج والے
زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی رہے نامِ احمد رضا تاج والے

مذاق اب مجھے فکرو فردا سے مطلب
بنالیں گے سب کام کل آج والے

(مناقب مجدد اعظم۔ص ۱۷)



(۴۳)

واقفِ آدابِ حسنِ بندگی احمد رضا

(راجا رشید محمودؔ)

واقفِ آدابِ حسنِ بندگی احمد رضا
عمر بھر کہتے رہے نعتِ نبی احمد رضا

عاشق و شیدا نبی کے اور مجدد دین کے ہیں امامِ اہلسنت سیدی احمد رضا
دوست جو اغیارِ دیں کا اور آقا کا نہ ہو اس سے رکھتے تھے نہ قائم دوستی احمد رضا
ہم سوادِ اعظمِ اہلِ وطن ہیں بے گماں ہیں کرم فرما جو ہم پر آج بھی احمد رضا
تیغِ برّاں دشمنانِ مصطفیٰ کے واسطے اور مسلماں کو پیامِ آشتی احمد رضا
آپ ہیں تلمیذِ رحماں اس میں شک ممکن نہیں نعت کی کرتے رہے ہیں شاعری احمد رضا
جو محبت سے فقط اخلاصِ دل سے کھل اُٹھے گلشنِ طیبہ کی ہیں ایسی کلی احمد رضا
زندگی احمد رضا کی درد و عشقِ مصطفیٰ درد و عشقِ مصطفیٰ کے مدعی احمد رضا

پیروی ان کے سوا محمودؔ میں کس کی کروں
راہبر کافی ہے مجھ کو ایک ہی احمد رضا

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۳۱)

(۴۴)

علم والے جانتے ہیں کیا ہے فیضانِ رضا

(مولانا محمد اسرائیل منظرؔ قادری)

علم والے جانتے ہیں کیا ہے فیضانِ رضا
آنکھ والے دیکھتے ہیں یہ ہے عرفانِ رضا

یوں تو پھیلا سارے عالم میں ہے فیضانِ رضا
اہلِ ایماں پر ہے ہر دم، خاص فیضانِ رضا

ہے مفسر، اور شرح قول اللہ ورسول
جو ہے بخشش کا حدیقہ وہ ہے دیوانِ رضا

ترجمہ قرآن کا ہے کنزِ ایماں واقعی
جملہ تصنیفات سے ظاہر ہے، عرفانِ رضا

مومن کامل وہی ہے واقعی اس دور میں
دل سے قربانِ نبی ہو اور قربانِ رضا

لب پہ ہو نامِ نبی اور دل میں ہو بغضِ رضا
وہ عدوّانِ نبی ہیں، اور عدوّانِ رضا

منظرؔ یہ حشر میں اس شان سے مولیٰ اُٹھے
سر پہ ظلِ غوث ہو، پکڑے ہو دامانِ رضا

(برکاتی کرنیں ص ۲۷۳، ۲۷۴)



(۴۵)

رازِ وحدت کا جہاں میں راز داں کوئی نہ تھا

(رازؔ الہٰ آبادی علیہ الرحمۃ)

رازِ وحدت کا جہاں میں راز داں کوئی نہ تھا
امتِ ختمِ رُسل کا پاسباں کوئی نہ تھا

شمع تھی محفل میں روشن کوئی پروانہ نہ تھا
تشنہ لب تھے سینکڑوں ساقیٔ میخانہ نہ تھا

کفر کے بادل فضائے دہر پر چھائے رہے
راہ روا یمان کی راہوں سے کترائے رہے

سینکڑوں ابلیس تھے بھیس میں انسان کے — لوٹنے والے تھے لاکھوں دولتِ ایمان کے
شرک تھا جب ناز کرنا احمدِ مختار پر — نکتہ چیں تھے لوگ علمِ سیدِ ابرار پر
ہر ولی ہر غوث کو بے دست و پا سمجھا گیا — یارسول اللہ کہنے پر تھا فتویٰ شرک کا
کفر پر اک دن مشیت کو جلال آ ہی گیا — منکرِ شانِ رسالت کو زوال آ ہی گیا
صورتیں تسکین کی نکلیں دلِ سیماب سے — اک کرن پھوٹی اچانک چرخ پر مہتاب سے
اس کرن نے راہِ ایماں کو منور کر دیا — دشت کو گلشن تو کانٹوں کو گل تر کر دیا
اس کرن کو اہلِ دیں احمد رضا کہنے لگے — کشتیٔ اسلام کا سب ناخدا کہنے لگے
اہلسنّت و جماعت کا وہ رہبر ہو گیا — اس نے جو کچھ لکھ دیا کاغذ پہ پتھر ہو گیا

رازؔ کے ایمان و حرمت کے نگہباں زندہ باد
زندہ باد اے مفتیٔ احمد رضا خاں زندہ باد



(۴۶)

مقتدائے خواجگاں ہیں حضرتِ احمد رضا

(علامہ ہمدم صاحب علیہ الرحمۃ۔ لاہور)

مقتدائے خواجگاں ہیں، حضرتِ احمد رضا
راز دارِ کن فکاں ہیں، حضرتِ احمد رضا

رہنمائے کاملاں ہیں، حضرتِ احمد رضا — پیشوائے عارفاں ہیں، حضرتِ احمد رضا
مظہرِ نورِ نبی اور عاشقِ حسنِ علی — قطبِ دیں غوثِ زماں ہیں، حضرتِ احمد رضا
در پہ آجاتے ہیں جو، بے شک وہ پاتے ہیں مراد — چارۂ بے چارگاں ہیں، حضرتِ احمد رضا
جامِ عرفاں اپنے مستوں کو پلاتے ہیں سدا — شاہِ بزمِ مے کشاں ہیں، حضرتِ احمد رضا
ساقیٔ تسنیم و کوثر کے ہیں نائب بالیقیں — دستگیرِ بے کساں ہیں، حضرتِ احمد رضا

جھوم کر ہمدمؔ پڑھو شاہِ رضا کی شان میں

راز دارِ کن فکاں ہیں ،حضرتِ احمد رضا

(ماہنامہ نوری کرن ۔ بریلی شریف ۔ جون جولائی ۱۹۶۵ء ص ۱۶)



(۴۷)

تعالیٰ اللہ یہ رتبہ امام احمد رضا خاں کا

(حضرت علامہ سید خرمؔ ریاض شاہ رضوی ۔ لاہور)

تعالیٰ اللہ یہ رتبہ امام احمد رضا خاں کا

زمانے بھر میں ہے چرچا امام احمد رضا خاں کا

رسول اللہ کے دین حسن کے حُسن کی تابش
بحمد اللہ ہر اک فتویٰ امام احمد رضا خاں کا

جگر زخمی ہے نجدی کا پڑا ہے غار سینے میں
اُٹھا لہرا کے جب نیزہ امام احمد رضا خاں کا

اُٹھے تعظیم کی خاطر عرب کے سب بڑے عالم
علم اونچا ہوا ایسا امام احمد رضا خاں کا

مٹی بدعت زمانے سے ضیاء سنت کی ہے چمکی
بہا یوں فیض کا دریا امام احمد رضا کا

کہا اہلِ سُنن نے شکراً اللہ ہم پہ ہے سایہ
نبی کا غوثِ اعظم کا امام احمد رضا خاں کا

مچی ہے دھوم عالم میں پکارا اہلِ حق نے یوں
ہمیں کافی ہے بس رستہ امام احمد رضا خاں کا

بہائے علم کے دریا کھلایا دین گلشن کا
قلم جو ہاتھ میں آیا امام احمد رضا خاں کا

کہا عرب وعجم کے عالموں نے یک زباں ہو کر
مجدد ہے لقب کس کا امام احمد رضا خاں کا

شہِ مشتاق واختر کا تصدق مدح گو ہوں میں
جنابِ غوث اعظم کا امام احمد رضا خاں کا

نبی کے عشق کا پیکر فقاہت کا حسیں منظر

کہاں خرمؔ کوئی ہمتا امام احمد رضا خاں کا



(۴۸)

ہر سمت عیاں جلوۂ حکمت ہے رضا کا

(محمد سلمان رضا فریدی مصباحی)

ہر سمت عیاں جلوۂ حکمت ہے رضا کا
بے مثل ہر اک گو ہرِ سیرت ہے رضا کا

سر تا بقدم، عشقِ رسالت سے معطر
شیدائے نبی گلشن فطرت ہے رضا کا

وہ تربتِ اطہر میں بھی مصروفِ ثناء ہیں
ہاں اب بھی رواں خامۂ چاہت ہے رضا کا

اس کو نہ کوئی بندِ حسد روک سکے گا
ہر لمحہ فزوں بحرِ فضیلت ہے رضا کا

سو سال نہیں سینکڑوں صدیاں بھی گزر جائیں
اونچا سدا مینارِ کرامت ہے رضا کا

خود جس پہ فدا ہو گیا آئینۂ دانش
اس درجہ حسیں روئے لیاقت ہے رضا کا

مٹھی میں ہیں عرفان کے مہر و مہ و انجم
مانندِ فلک دستِ بصیرت ہے رضا کا

ہر سلسلۂ حق کا جمال ان کو ملا ہے
برکات کا مخزن گل نسبت ہے رضا کا

دشمن سے کہو ڈھونڈ لے وہ دوسری دنیا
اس چرخ پہ تو نیّرِ عظمت ہے رضا کا

منّت کشِ فیضانِ رضا فکرِ فریدیؔ
ناچیز پہ بھی ظلّ عنایت ہے رضا کا



(۴۹)

کس نے روح وقلب میں کنزِ ایماں بھر دیا

(ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی)

کس نے روح وقلب میں کنزِ ایماں بھر دیا
روحِ قرآں سے کیا کس نے جہاں کو آشنا

کس نے اعدائے شہِ کونین سے روکا ہمیں
کس نے عشقِ مصطفیٰ کو عام دنیا میں کیا

کس نے علم و فضل کے روشن کئے صدہا چراغ
ورثۂ پیغمبری کا حق ادا کس نے کیا

کس نے روح و قلب میں طرزِ الفت بارسے
مصطفیٰ پیارے کے ارشادات کو پہنچا دیا

کس نے لاینحل مسائل جبر کے یوں حل کئے
کر اُٹھے عش عش مہارت دیکھ کر کے سر ضیاء

کون تھا جس نے مٹایا بدعتوں کو دہر سے
کون تھا جس نے ہمیں پابندِ سنّت کر دیا

کون تھا جس نے دکھایا راہِ اصلاح و فلاح
کون کارِ خیر کا یہ درس ہم کو دے گیا

ہیں فصیحانِ عرب یہ کس کے شیدائے سخن
کون ساری دنیا میں اب مرجعِ تحقیق ہوا

وہ مدبر، وہ معلم، وہ ہمارا رہنما
گلشن عشقِ نبی کا عندلیبِ خوشنوا

اے مشاہدؔ کر رہا ہے کس کا یوں ذکرِ جمیل
کون ہے فکر و نظر کا آج مرکز حبّذا

(لمعاتِ بخشش ص ۱۷۸)



(۵۰)
اے کہ تو وجہِ بہارِ گلشن عشقِ نبی

(ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی)

اے کہ تو وجہِ بہارِ گلشن عشقِ نبی
دل کی دنیا تیرے دم سے مسکن عشقِ نبی

اے کہ تیرے خوشنما باغاتِ بخشش کے طفیل
صحرا صحرا کھل رہا ہے گلبن عشقِ نبی

اے کہ تیرے ترجمہ میں کنزِ ایماں موجزن
ہر ورق لاریب اس کا معدنِ عشقِ نبی

اے کہ تیرا لمحہ لمحہ وقفِ نعتِ مصطفیٰ
ذاتِ والا سر سے پا تک مخزنِ عشقِ نبی

اے کہ تجھ سے حفظِ ناموسِ رسالت بھی ہوا
ایک اک تصنیف تیری اُستُن عشقِ نبی

اے کہ تجھ سے نجد کے ایواں میں آیا زلزلہ اور پھلا پھولا جہاں میں سوسَن عشقِ نبی
عشقِ سرکارِ دوعالم کا تو ہی گلزار ہے بالیقیں تُو تو رضائے احمدِ مختار ہے

نام لیوا یہ مشاہدؔ سرخ رو ہوگا ضرور
جو ترا دشمن ہے بے شک دین کا غدار ہے

(لمعاتِ بخشش ص ۱۷۷)



(۵۲)
جوشِ عشقِ نبی آپ سے ہے ملا

(ڈاکٹر محمد حسین مشاہدؔ رضوی)

جوشِ عشقِ نبی آپ سے ہے ملا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ
ہدیہ دل لئے چل پڑے ہم رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

ہند میں جب ضلالت کا طوفاں اُٹھا، پرچم حق بلند آپ ہی سے ہوا
آپ کی رہبری مرحبا مرحبا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

حفظِ ناموسِ مُرسل بخوبی ہوا، حق و باطل کا پردہ بھی اُٹھتا گیا
راہِ حق میں رضا کا قلم چل پڑا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

آپ ہی مخزنِ علم و حکمت بھی ہیں، ماہرِ حفظِ دین و شریعت بھی ہیں
اہلِ سنّت کا ڈنکا ہے نامِ رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

پیکرِ اتّقاء، شاعرِ خوش نوا، حافظ و قاری و مفتیٔ باصفا
آپ کا کوئی ہمسر نہ دیکھا رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

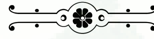
اے امامِ ہُدیٰ، وارثِ انبیاء، عارفِ کبریا، عاشقِ مصطفیٰ
ہے رضا کو مجدد سبھی نے کہا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

جتنے بے باک حفظِ شریعت میں ہیں، اُتنے ہی باصفا وہ طریقت میں ہیں
رہنما ہے رضا آپ اک نقشِ پا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

جلنے والوں کے گُل ہو گئے ہیں دیے، ہاں مگر روشنیٔ رضا اب بھی ہے
آپ کا فیض جاری رہے گا سدا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

اے بہارِ گلستانِ شرعِ متین، اک مشاہدؔ ہی مدّاح تیرا نہیں
ہیں ترے مدح خواں جا بجا یا رضا، کارواں کارواں قافلہ قافلہ

(لمعاتِ بخشش۔ص۱۷۶)



(۵۳)

پرتَوِ نورِ ازل ہے روئے تابانِ رضا

(اعظم چشتی)

پرتَوِ نورِ ازل ہے روئے تابانِ رضا
سایۂ جنت ہے زلفِ عنبر افشانِ رضا

روکش مشکِ ختن ہے بوئے بستانِ رضا — رشکِ طوبیٰ ہے ہر اک نخل گلستانِ رضا
علم وحکمت کو کیا جس نے شناسائے جنوں — ہے وہ فیضانِ رضا واللہ فیضانِ رضا
راہ پاتے ہیں یہیں سے رہ روانِ کوئے دوست — جا کے ملتی ہے حرم سے کوئے ایوانِ رضا
دشت بھی سیراب کر ڈالے ترے فیضان نے — میرے دل پر بھی برس اے ابرِ بارانِ رضا
میں اُٹھوں گا حشر میں بھی انکے مداحوں کے ساتھ — مر کے بھی ہاتھوں سے چھوٹے گا نہ دامانِ رضا

اک جہاں ہے ان کے الطاف وکرم سے مستفیض
ایک اعظم ہی نہیں ممنونِ احسانِ رضا



(۵۴)

عشق ومحبت عشق ومحبت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

(عاقب القادری)

عشق ومحبت عشق ومحبت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت
عشقِ الٰہی حُبِّ رسالت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

عشقِ خدا کا جام پلایا، حُبِّ نبی کو دل میں بسایا
یہ ہے تمہاری اعلیٰ کرامت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

باطل کا رد کر کے دکھایا، ایماں ہمارا تم نے بچایا
تم نے کی اسلام کی جدّت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

عشقِ نبی کا نور جلایا، تاریکیوں سے ہم کو نکالا
تم ہو مشعل راہِ ہدایت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

قادری جھرمٹ کے ہو دولہا خواجہ پیا کے نائب اعلیٰ
شایاں ہے تم کو اعلیٰ ولایت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

دینِ متیں کے مجددِ اعظم، نائب وثانی امامِ اعظم
دینِ حنیف ہے تم سے سلامت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

مفتی، مجاہد، حافظ وقاری، مانے تم کو دنیا ساری
حامئ سنت، ماحئ بدعت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

کِلکِ رضا ہے ایک کٹاری، لاکھ عدو پر ایک ہو بھاری
تم ہو ناصرِ حق وصداقت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

آلِ رضا ہیں رہبر ہمارے، تاج الشریعہ سب کے پیارے
کرتے رہیں گے ان کی حمایت، اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت

عاقب کو ہے تم سے محبت، حب تمہارا ایماں کی علامت
محشر میں کرنا اس کی شفاعت اعلیٰ حضرت اعلیٰ حضرت



(۵۵)

کلامِ عارفانہ ہے کلام احمد رضا خاں کا

(ولی عالم جلالی)

کلام عارفانہ ہے کلام احمد رضا خاں کا
ادب میں ہے بہت اونچا مقام احمد رضا خاں کا

فضا ہر روز ہنگامِ سحر رہوار ہوتی ہے | صبا لے لے کے جاتی ہے سلام احمد رضا خاں کا
اگر پوچھے کوئی کرتے تھے کیا وہ تو بتا دینا | کہ توصیفِ شہِ والا تھا کام احمد رضا خاں کا
پڑھا جاتا ہے بستی میں سلام اس جانِ رحمت پر | سنا جاتا ہے ہر گھر میں سلام احمد رضا خاں کا
دلِ عشاق ہی لفظوں کی صورت میں چھلکتا ہے | عقیدت سے بھرا تھا دل امام احمد رضا خاں کا
نبی کے عاشقوں کا ذکر جب ہو جائے محفل میں | لبوں پر سب کے آجاتا ہے نام احمد رضا خاں کا
جہاں ششدر ہے حسّانِ عجم کی خوب گوئی پر | کلام احمد رضا خاں کا سلام احمد رضا خاں کا

ثناء خواں سرخ رو ہیں مدحتِ محبوبِ داور سے
ادب سے نام لے ہر خاص و عام احمد رضا خاں کا

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۳۲)



(۵۶)

امام احمد رضا خاں کی ہر اک نعت

(گہرا عظمی)

امام احمد رضا خاں کی ہر اک نعت
سکونِ دل کی ہے خاطر، مدارات

ہے ڈوبا شعر ہر عشقِ نبی میں | بلا شک ہیں مثالی ان کے جذبات
شفاعت کا سبب محشر میں ہوگی | ملی ہے ان کو جو نعتوں کی سوغات
نہایت سادہ لفظوں میں لکھی ہے | انہوں نے زندگانی کی ہر اک بات
نگاہوں میں رہا کرتے تھے ان کے | مدینے کے شب و روز اور حالات
وہ جب بھی روضے پہ ہوتے تھے حاضر | تو کام آتی تھی بس اشکوں کی بارات

گھر عشقِ نبی لازم ہے لیکن

مقدم سب سے ہے اللہ کی ذات

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۳۳)



(۵۷)

مدح گوئے مصطفیٰ احمد رضا

(تنویر پھولؔ)

مدح گوئے مصطفیٰ احمد رضا

شمعِ عرفاں کی ضیاء احمد رضا

ان کو تھی مطلوب احمد کی رضا — نام ان کا ہو گیا احمد رضا

عالم کامل ریاضی داں بھی تھے — حامدِ ربّ العلیٰ احمد رضا

کرتے غور و فکر تھے قرآن میں — ناظرِ ارض و سما احمد رضا

تھا عمل قرآن و سنت پر سدا — تاجدارِ اتقیاء احمد رضا

اک زمانہ مانتا ہے آپ کو — آپ کا ڈنکا بجا احمد رضا

دل میں عشقِ مصطفیٰ تھا موجزن — مرحبا صد مرحبا احمد رضا

ہے ہمارے دل میں بے حد احترام — عالم با مرتبہ احمد رضا

پھولؔ خود بھی تھے ولی اللہ کے

اور محبِّ اولیاء احمد رضا

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۳۵)



(۵۸)

علم وحکمت میں یکتا تھا وہ

(طاہرؔ سلطانی)

علم وحکمت میں یکتا تھا وہ
اپنے آقا کا شیدا تھا وہ

یادِ صلِ علیٰ کا دِیا — قلب میں اس نے روشن کیا
وہ چلا سیرتِ پاک پر — اس کا چرچا ہے افلاک پر
عام حبّ نبی کر گیا — کتنی پیاری سعی کر گیا
علم والوں میں عزت ملی — رب کی یہ خاص رحمت ملی
فکرِ احمد رضا کی قسم — ہیں نبی کی غلامی میں ہم
عشقِ احمد رضا کر عطا — مالک الملک اے کبریا
اپنے آقا سے کیا پیار ہے — کنزالایمان شہکار ہے
اے میرے پیارے احمد رضا — تجھ سے راضی ہے ربِ علیٰ

طاہرؔ اپنی یہی ہے دعا
لب پہ ہر دم ہو صل علیٰ

(عاشق رسول امام احمد رضا۔ص ۵۳۶)



(۵۹)

عرسِ رضوی منانے بریلی چلو

(عبدالحفیظ قادری علیمی ۔ممبئی)

عرس رضوی منانے بریلی چلو
عاشقو! فیض پانے بریلی چلو

گمرہوں بدعقیدوں کی یلغار سے
دین وایماں بچانے بریلی چلو

دل کی ساری تمنائیں برآئیں گی
سوئی قسمت جگانے بریلی چلو

دورہو جائیں گی ظلمتیں قلب کی
شمع الفت جلانے بریلی چلو

گلشن زیست پھر سے مہک جائے گا
خوشبوئے عشق لانے بریلی چلو

چشم پرنم سے حال دل بے قرار
غم کے مارو سنانے بریلی چلو

اعلیٰ حضرت رضا خاں کی دہلیز پر
دل کو طیبہ بنانے بریلی چلو

کشتی اہلسنت ہے منجدھار میں
اس کو ساحل لگانے بریلی چلو

ظلمت قلب کو نور ایمان سے
مومنو جگمگانے بریلی چلو

خوشبوئے عشق وصدق وصفا اے حفیظؔ
قلب وجاں میں بسانے بریلی چلو



(۶۰)

اے بریلی تجھ میں ہے وہ رازدارِ جامِ جم

(حضرت علامہ بدر القادری)

اے بریلی تجھ میں ہے وہ رازدارِ جام جم
فیضِ باطن عام جس کا صورتِ ابرِ کرم
بک گئے کتنے شیوخ الہند کے ملّی بھرم
جس کی قیمت بن سکی دنیا نہ، تھا واحد قلم

عظمتِ توحید کا وہ محرمِ اسرار ہے
شخصیت جس کی ہدایت کے لئے مینار ہے

غم کے ماروں کے لئے ثابت ہوا غمخوار کون؟
بانٹتا آیا شب دیجور میں انوار کون؟

لے کے ہاتھوں میں اُٹھا تھا صدق کی تلوار کون؟

اہلِ باطل سے ہوا تھا برسرِ پیکار کون؟

بالیقیں تو اک رضائے احمدِ مختار ہے

جو ترا دشمن ہے وہ اسلام کا غدار ہے

نجد کی دھرتی سے جب اُٹھا تھا طوفانِ مہیب

دامن ایماں پہ جب لپکے تھے اشرارِ لہیب

بن کے کون اُس دن چلا آوازۂ حق کا نقیب

دیں کی خاطر بن گیا سارا جہاں کس کا رقیب

کس کے نعروں سے زمانہ لرزہ براندام ہے

کس کے ہاتھوں میں محبت کا چھلکتا جام ہے

کیا کرے کوئی تری علمی بصیرت پر کلام

وقت کے رازی، غزالی، عصر کے ابن ہمام

تو محدث، تو مفسر، رشکِ علمِ خاص و عام

ساقیٔ بزمِ مدینہ سے ملا ہے تجھ کو جام

تجھ پہ انعامِ الٰہی، تجھ پہ فضل مصطفیٰ

عالمِ اسلام نے مانا ہے تجھ کو مقتداء



(٦١)

اعلیٰ حضرت ہیں بہرحال عظیم الحکمت

(خالد محمود خالد نقشبندی)

اعلیٰ حضرت ہیں بہرحال عظیم الحکمت

پیشوا مانتے ہیں ان کو سب اہلسنّت

آپ کا علم تھا خورشید اندھیروں کے لئے — آپ کی تیغِ زباں قاطعِ شرک و بدعت

ان کا ہر طرح سے ثابت ہے مجدد ہونا — ورنہ ہوتی نہیں افتاء کی یہ شان وشوکت

ان کا کردار بھی اخلاق بھی آئینہ تھا — تابعِ سیرتِ سرکار تھی ان کی سیرت

نعتیں عشقِ شہِ کونین سے معمور تمام — ان کی پروازِ تخیّل میں عجب تھی قدرت

ان کی ہر بات کی تائید اگر ہو خالدؔ

ایسی نسبت کو کہا جائے گا کامل نسبت

(۶۲)

عشق و مستی کا امیرِ کارواں احمد رضا

(طارقؔ رضا سلطان پوری)

عشق و مستی کا امیرِ کارواں احمد رضا

خادمِ اسلام ومخدومِ جہاں احمد رضا

صاف گو، سود وزیاں کی فکر سے نا آشنا — غیرتِ اسلام کا کوہِ گراں احمد رضا

اس کا سوز وساز تھا پروردۂ عشقِ رسول — سینہ گرم وصاحبِ قلبِ تپاں احمد رضا

مسلکِ عشقِ محمد کو دیا اس نے فروغ — عبد آزادِ شہِ کون ومکاں احمد رضا

قلزمِ عرفاں، یمِ حق آگہی، بحرِ علوم — ایک سیلِ بے کنار وبیکراں احمد رضا

نکتہ چیں اس کے قلم کے طنطنے سے دم بخود — روحِ قرآن کا حقیقی ترجماں احمد رضا

اس کے فکر وفقر کے خرمن سے عالم خوشہ چیں — بادِ گنج آور، نسیمِ گل فشاں احمد رضا

اولیائے پاک واصحابِ شہِ دیں کا محب — اہلِ بیت اطہار کا توصیف خواں احمد رضا

ثبت لوحِ وقت پر اس کی جلالت کے نقوش — آج بھی لاکھوں دلوں پر حکمراں احمد رضا

اس کے اوصاف ومحاسن کا بیاں آساں نہیں
اے سخن فہمو کہاں طارق کہاں احمد رضا

(امام احمد رضا بریلوی کی بارگاہ میں طارق رضا سلطان پوری کا خراجِ عقیدت۔ص ۱۶،۱۵)



(۶۳)
عارف و عاشق حبیب الٰہ

(طارق سلطان پوری۔حسن ابدال)

عارف و عاشق حبیب الٰہ
دیدہ ور، صاحب دل آگاہ

فقر وعرفان میں بلند مقام — علم وفضل وہنر میں عالی جاہ
جاں نثارانِ شاہِ دیں کا امام — عاشقانِ نبی کا میرِ سپاہ
مرشد روزگار وشیخ جہاں — وہ خود آگاہ، وہ خدا آگاہ
فہمِ اسرارِ دیں میں تھا بے مثل — غائر و دور رس تھی اس کی نگاہ
تھا خصوصی خدا کا اس پہ کرم — اس کی صدہا کتب ہیں اس پہ گواہ
اس نے عشقِ نبی کا درس دیا — اور کوئی نہیں فلاح کی راہ
مصطفیٰ کی ذرا سی بے ادبی — اس سے بڑھ کر نہیں ہے کوئی گناہ
جو حبیبِ خدا کا ہے گستاخ — شیخِ دوراں بھی ہے تو ہے گمراہ

عاشق مصطفیٰ کا سالِ وصال
''نوّر اللہ'' ''قبرہٗ وثراہ''
۱۳۴۰ھ (مادہ ہائے تاریخِ وصال)

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔صفر المظفر۔۱۴۲۲ھ)

(۶۴)

حق تعالیٰ کی، محمد کی عطا احمد رضا

(محمد عبد القیوم طارق سلطان پوری)

حق تعالیٰ کی، محمد کی عطا احمد رضا
زورِ حیدر، قوتِ غوث الوریٰ احمد رضا

حسنِ بزمِ الفتِ خیرا لوریٰ احمد رضا
زینتِ گلزارِ عشقِ مصطفیٰ احمد رضا

مصطفیٰ کی بے مثالی اس کا موضوعِ سخن
نور کی سرکار کا نغمہ سرا احمد رضا

حفظِ ناموسِ محمد مصطفیٰ میں اپنا فرض
عزم و ہمت سے ادا کرتا رہا احمد رضا

ہر عدوئے مصطفیٰ سے اس جری نے جنگ کی
ہر نبی دشمن سے پنجہ آزما احمد رضا

ہر زمانے میں سنائی دے گی اس کی بازگشت
جو بلند آوازِ مدحت کر گیا احمد رضا

کیف اندوز اس سے بزمِ وقت ہوگی دائما
ایک لاہوتی و آفاقی صدا احمد رضا

حجتِ محکم ہے جو اس کی ہے تحریرِ منیر
قولِ فیصل ہے وہ جو فرما گیا احمد رضا

آج بھی روشن ہیں جو روشن کئے اس نے چراغ
کارفرما آج بھی ہے جا بہ جا احمد رضا

عصرِ حاضر دور ہے اس عاشقِ سرکار کا
آج ہر سو ہے صدا احمد رضا احمد رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر ۱۴۳۶ھ ص ۲۳)



(۶۵)

مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

(شیخ طریقت مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ علیہ الرحمۃ)

مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے
حکیمِ اہلسنّت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

محمد مصطفیٰ محبوبِ حق کے علم کے وارث
محدث با کرامت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

کسی تصنیف کو دیکھو کسی تحریر کو پڑھ لو
بلاغت ہی بلاغت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

نبی کے ذکر میں رہنا، نبی کی یاد میں رونا
محبت ہی محبت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

شریعت کے طریقت کے مسائل خوب سمجھائے
شہنشاہِ طریقت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

امام اعظم کے نائب بن کے دکھلایا زمانے کو
کہ چشمۂ فقاہت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

ہے ان کی شاعری قرآن وسنّت کا صحیح نقشہ
صداقت ہی صداقت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

کوئی گستاخِ احمد جب بھی ان کے سامنے آئے
تو اک بحرِ شجاعت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے

کہاں سے وہ زباں لاؤں کرے جو آپ کی مدحت
کہ یوسفؔ اعلیٰ حضرت، اعلیٰ حضرت ہیں بریلی کے



(۶۶)

غمگین ہوں (صدمے ہیں لاکھوں جان پر) پیارے رضا لیجئے خبر

(ڈاکٹر صابرؔ سنبھلی)

(نوٹ) اس منقبت کو چار طرح سے پڑھا جائے۔ (الف) پورے مصرعے پڑھے جائیں۔ (ب) بریکٹ میں درج الفاظ کے ساتھ بریکٹ سے پہلے درج کو ملا کر پڑھا جائے۔ (ج) صرف بریکٹ میں درج الفاظ پڑھے جائیں۔ (د) بریکٹ میں درج الفاظ کو اس کے بعد کے جز سے ملا کر پڑھا جائے۔

غمگین ہوں (صدمے ہیں لاکھوں جان پر) پیارے رضا لیجئے خبر
للہ ہو (میری طرف بھی اک نظر) پیارے رضا لیجئے خبر

کس سے کہوں (افکار کی یلغار ہے) جینا بھی اب دشوار ہے
حالات ہے یہ (مجھ کو نہیں اپنی خبر) پیارے رضا لیجئے خبر

حالات پہ (کچھ بس نہیں چلتا مرا) مجبور ہوں، اب کیا کروں؟
میں روز وشب (رہتا ہوں ہر دم چشم تر) پیارے رضا لیجئے خبر

یہ کیا ہوا (آلام کی بوچھار ہے) ہر شے سے دل بیزار ہے
حیران ہوں (مشکل میں ہیں قلب وجگر) پیارے رضا لیجئے خبر

ہے عرض یہ (ہم درد بھی کوئی نہیں) دشمن ہیں سب اندھیر ہے
قسمت سے کچھ (ایسا ہوا ہوں دربدر) پیارے رضا لیجئے خبر

میری صدا (سنتا نہیں کوئی بھی اب) بے تاب ہوں مایوس ہوں
کس سے کہوں (فریاد ہے سب بے اثر) پیارے رضا لیجئے خبر

صابرؔ ہوا (ہوں آبلہ پا اس لئے) اس راہ میں تقدیر سے
سچ مچ مرے (قدموں کے نیچے ہیں شرر) پیارے رضا لیجئے خبر

(پیغامِ رضا ممبئی۔ اپریل تا جون ۲۰۰۹ء۔ ص ۳۸۴)



(٦٧)
اے خدا ہے دعا، صدقۂ مصطفیٰ

(حضرت مولانا عبدالتواب قادری حبیبیؔ)

اے خدا ہے دعا صدقۂ مصطفیٰ مذہبِ اہلسنّت سلامت رہے
دینِ حق کی حفاظت کی خاطر سدا مسلکِ اعلیٰ حضرت سلامت رہے

اے بریلی تری عظمتوں کو سلام اے بریلی تری رفعتوں کو سلام
تجھ میں ہیں جلوہ گر سنّیوں کے امام یہ تری مرکزیت سلامت رہے

وہ مجددِ اعظم فقیہِ زماں جن کی عظمت کے چرچے جہاں در جہاں
نائبِ غوثِ اعظم ہیں وہ بے گماں ان کی شانِ فقاہت سلامت رہے

لاکھ حیلے کریں دشمنانِ رضا خوب جلتے رہیں حاسدانِ رضا
چاروں جانب گڑے ہیں نشانِ رضا ان کی ہر شان و شوکت سلامت رہے

الاماں شاہ احمد رضا اور خطا کہنے والا ہی خود کر رہا ہے خطا
غوث وخواجہ کے سائے میں میرا رضا غوث وخواجہ کی نصرت سلامت رہے

نائبِ غوثِ اعظم کا ہے وہ قلم جس نے بدمذہبوں کے کئے سر قلم
چاروں جانب گڑے ہیں رضا کے علم ان کی شاہانہ سطوت سلامت رہے

پیارے سُنّی تری تو بڑی شان ہے سن ترے پاس تو کنزالایمان ہے
اعلیٰ حضرت کا تجھ پر یہ احسان ہے یہ کرم یہ عنایت سلامت رہے

شکر ہے روزِ محشر حضورِ خدا مل گئے پیش کرنے کو احمد رضا
ہے یہ فرمانِ آلِ رسولِ خدا یہ مقدس امانت سلامت رہے

چشتی وقادری رضوی واشرفی نقشبندی سہروردی جو ہیں سبھی
گلشن سنّیت کے حسیں پھول ہیں ان کی تہذیب ونکہت سلامت رہے

قادری ہی جیوں قادری ہی مروں روزِ محشر بھی میں قادری ہی اُٹھوں
نزع میں قبر میں حشر میں ہر جگہ نسبتِ قادریت سلامت رہے

اے حبیبیؔ تری تو بڑی شان ہے غوث وخواجہ کے تو زیرِ دامان ہے
یہ مجاہدِ ملت کا فیضان ہے یہ شرف یہ سعادت سلامت رہے

(پیغامِ رضا ممبئی۔ اپریل تا جون ۲۰۰۸ئ۔ ص ۱۹۳، ۱۹۴)



(۶۸)

سنّیوں کے راہبر احمد رضا خاں قادری

(پروفیسر فیض رسول فیضانؔ)

سنّیوں کے راہبر احمد رضا خاں قادری
صاحبِ اوجِ نظر احمد رضا خاں قادری

شان وشوکت اور بھی دنیا میں رکھتے ہیں مگر　　مالکِ شانِ دگر احمد رضا خاں قادری
وہ مفسر، وہ محدث، وہ محقق، وہ فقیہ　　وہ امامِ معتبر احمد رضا خاں قادری
بچے بچے کی زباں پر ہے کلام ان کا رواں　　واصفِ خیر البشر احمد رضا خاں قادری
عظمتِ دین مبیں پر آپ کا پختہ یقیں　　غلبۂ حق کی خبر احمد رضا خاں قادری

بس زباں ہی سے نہ اے فیضانؔ ان کا نام جپ
دل پہ بھی تحریر کر احمد رضا خاں قادری

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ۔ص ۱۹)



(۶۹)

پیارے آقا کی تعظیم وہ کرتے تھے

(پروفیسر فیض رسول فیضانؔ)

پیارے آقا کی تعظیم وہ کرتے تھے
کیوں نہ کریں ہم مدحت اعلیٰ حضرت کی

شاعر، مفتی، عاشق، عالم، نکتہ داں　　سمجھے کون حقیقت اعلیٰ حضرت کی
اپنے تو اپنے ہیں بے گانوں میں بھی　　پھیل چکی ہے نکہت اعلیٰ حضرت کی
مداحوں پر جان و دل قربان کئے　　گستاخوں پر شدت اعلیٰ حضرت کی
ایک بریلی پر ہی تو موقوف نہیں　　کہاں نہیں ہے شہرت اعلیٰ حضرت کی
دنیا دار مگن ہیں دولت کی دھن میں　　میری دولت، الفت اعلیٰ حضرت کی

بھول نہیں سکتے فیضانؔ قیامت تک
نیکی، اہلسنّت، اعلیٰ حضرت کی

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔ صفر، ربیع الاول ۱۴۱۷ھ۔ص ۱۲)

(۷۰)

بس کہ مشہورِ عالم ہے نامِ رضا

(پروفیسر فیض رسول فیضان)

بس کہ مشہورِ عالم ہے نامِ رضا
آسماں سے بھی اونچا مقامِ رضا

جو کہ خورد و کلاں کے ہے وردِ زباں ... ایسا مقبول ٹھہرا اسلام رِضا
ہے فصاحت کی پیکر زباں آپ کی ... ہے بلاغت میں ڈوبا کلامِ رضا
ہے بریلی بھی نازاں اس اعزاز پر ... کیا جہاں گیر ہے فیضِ عامِ رضا
غوث الاعظم کی نسبت کا فیضان ہے ... روز افزوں نفوذ و دوامِ رضا
دائمی عشق و مستی عطا ہوگئی ... خیر سے لگ گیا ہاتھ جامِ رضا
خوش نصیبوں کو ملتی ہے یہ چاکری ... شکرِ ایزد، ہوں میں بھی غلامِ رضا

ختم فیضانؔ کر اس طرح منقبت
قائدِ اہلسنّت، امام رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔ صفر المظفر ۱۴۳۰ھ۔ ص ۱۴)



(۷۱)

علی ہجویری و شیخ احمد و احمد رضا والے

(پروفیسر فیض رسول فیضانؔ)

علی ہجویری و شیخ احمد و احمد رضا والے
خدا کا شکر ہم ہیں اقتدائے اولیاء والے

کبھی ہم داتا صاحب کی حسیں یادیں مناتے ہیں ... مجدد الف ثانی کے کبھی ہم گیت گاتے ہیں

کبھی ہم اعلیٰ حضرت کی ہیں کرتے منقبت خوانی
نہیں حسنِ عقیدت میں ہمارا کوئی بھی ثانی

وہ داتا جس کا در مثل حرم ہے شاہِ سنجر کو
جھکاتے ہیں ادب سے عارف وعامی جہاں سر کو

مجدد کون؟ وہ چشم وچراغِ نسل فاروقی
جگائی جوت جس نے بے بہا خلقت میں حق ہو کی

امامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت کے بھی کیا کہنے
وہ جس کے دل نشیں اشعار ہیں عشاق کے گہنے

کیا گستاخیِ خیر الوریٰ کا سد باب اس نے
دلوں میں عشق شاہِ دیں کے مہکائے گلاب اس نے

رضائے مصطفیٰ کی ہے سند نام ومقام اس کا
کتابوں اور مجموعوں پہ حاوی ہے سلام اس کا

ہمہ وصف وصفت موصوف اس کی حق نما ہستی
بسائی اس نے علم وفضل کی سب سے جدا بستی

زہے قسمت کہ اس کا ایک مدحت خوان میں بھی ہوں
کروروں رضویوں میں بے نوا فیضانؔ میں بھی ہوں

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔صفر المظفر ۱۴۳۲ھ۔ص ۷)



(۷۲)

عشقِ رسولِ حق ہے عنوانِ اعلیٰ حضرت

(سید عارف محمود مہجورؔ رضوی)

عشقِ رسولِ حق ہے عنوانِ اعلیٰ حضرت
عشقِ رسولِ حق ہے پہچانِ اعلیٰ حضرت

کیوں کر نہ ضوفشاں ہوں عشقِ نبی کی شمعیں
عشقِ رسولِ حق ہے فیضانِ اعلیٰ حضرت

گاتی ہے ساری دنیا عشقِ نبی کے نغمے
عشقِ رسولِ حق ہے احسانِ اعلیٰ حضرت

تفسیر اور فقہ میں، تجدید فکر دیں میں
لاریب ہے، امامت شایانِ اعلیٰ حضرت

لکھے گئے ہزاروں قرآن کے تراجم
سب سے جدا ہے کنز الایمان اعلیٰ حضرت

اک ایک شعر کیوں کر اس کا نہ خوشنما ہو
بخشش کا گلستاں ہے دیوانِ اعلیٰ حضرت

دامانِ مصطفیٰ کے سائے میں عاطفت ہے — اب بھی یہ گونجتا ہے اعلانِ اعلیٰ حضرت

ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں ہم سب درِ نبی کے — مبنی ہے برحقیقت فرمانِ اعلیٰ حضرت

گستاخِ مصطفیٰ کا بند ناطقہ رہے گا — از بر رہے گا جب تک پیمانِ اعلیٰ حضرت

مہجورؔ برملا تو از روئے آہ کہہ دے

سالِ وصال برحق عرفانِ اعلیٰ حضرت

1921=1+1920

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ۱۴۳۲ھ۔ص ۱۸)



(۷۳)

احمد رضا کا جوش پہ فیضاں ہے آج بھی

(محمد قاسم صغیرؔ قریشی۔ جہلم)

احمد رضا کا جوش پہ فیضاں ہے آج بھی

گوہر فشاں خزانۂ ایماں ہے آج بھی

سنّیت تمہارے نام پہ نازاں ہے آج بھی — بدعت تمہارے خوف سے لرزاں ہے آج بھی

دیں کو حیاتِ نو ملی تیرے وجود سے — اور نجدیت کا چاک گریباں ہے آج بھی

فاروق کا ہے عکس تیری ذاتِ پاک میں — مفرور تجھ سے اس لئے شیطاں ہے آج بھی

للہ اب تو کیجئے لطف و کرم حضور

تیرا صغیر تیرا ثناء خواں ہے آج بھی

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔صفر، ربیع الاول ۱۴۱۷ھ۔ص ۱۶)



(۷۴)

کارنامے اعلیٰ حضرت کے بھلا سکتے نہیں

(قمرؔ شمس آبادی)

کارنامے اعلیٰ حضرت کے بھلا سکتے نہیں
ان کے رشحاتِ قلم کو ہم چھپا سکتے نہیں

وقف ان کی زندگی تھی دین وملت کیلئے
رہنما ایسا کہیں ڈھونڈے سے پا سکتے نہیں

اہلسنّت کے نگہبان، دینِ حق کے پاسبان
دورِ حاضر کے مجدد کو بھلا سکتے نہیں

جذبۂ اسلام دل میں اس قدر وہ بھر گئے
اے قمرؔ ہم ان کے احساں کو بھلا سکتے نہیں

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔ صفر المظفر ۱۴۲۹ھ۔ ص ۵)



(۷۵)

ہے آئینۂ رُشد فضل خدا سے

(علامہ محمد شہزاد مجددی)

ہے آئینۂ رشد فضل خدا سے
جو صادر ہوا حرفِ کلکِ رضا سے

وہ قسّامِ فیضانِ عشقِ رسالت
خدا کے کرم سے نبی کی عطا سے

محدث، مفسر، فقیہ و مجدد
وہ تھا بہرہ ور سب علومِ ہُدیٰ سے

وہ اک عارفِ حق وہ اک شیخِ کامل
تھی وابستگی جس کو غوث الوریٰ سے

تھا اعدائے دیں کے لئے تیغِ قاطع
رعایت نہ رکھتا تھا اہلِ جفا سے

رہا عمر بھر وہ شریعت کے تابع
تھے پُر جان ودل اس کے صدق وصفا سے

غرض اس نے رکھی نہ اہلِ دول سے | اسے عشق تھا تو فقط مصطفیٰ سے
عقائد میں اسلاف کا عکس تھا وہ | فقاہت عیاں اس کی ہر اک ادا سے
گندھا تھا خمیر اس کا عشقِ نبی میں | تھا معمور دل اس کا ذوقِ وفا سے
وہ بحرِ معارف تھا حکمت کا پیکر | اسے ربط تھا خاص بابِ ہُدیٰ سے

احاطہ علومِ رضا کا کروں میں
یہ کیوں کر ہو شہزادؔ مجھ نارسا سے

(معارفِ رضا شمارہ نمبر ۲۴ ص ۔ ۵)



(۷۶)

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضا کا ہے

(پروفیسر جمیل نذر مرحوم)

جلوہ ہے نور ہے کہ سراپا رضا کا ہے
تصویرِ سنّیت ہے کہ چہرہ رضا کا ہے

وادی رضا کی کوہِ ہمالہ رضا کا ہے | جس سمت دیکھئے وہ علاقہ رضا کا ہے
دستار آرہی ہے زمیں پر جو سر اُٹھے | کتنا بلند آج پھریرا رضا کا ہے
کس کی مجال ہے کہ نظر بھی ملا سکے | دربارِ مصطفیٰ میں ٹھکانہ رضا کا ہے
الفاظ بہہ رہے ہیں دلیلوں کی دھار پر | چلتا ہوا قلم ہے کہ دھارا رضا کا ہے
چھوتا ہے آسمان کو مینار عزم کا | یعنی اٹل پہاڑ ارادہ رضا کا ہے
دریا فصاحتوں کے رواں شاعری میں ہیں | یہ سہلِ ممتنع ہے کہ لہجہ رضا کا ہے
جو اس نے لکھ دیا ہے سند ہے وہ دین میں | اہلِ قلم کی آبرو نقطہ رضا کا ہے
اگلوں نے بھی لکھا ہے بہت دین پر مگر | جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

اس دورِ پُرفتن میں ندرؔ خوش عقیدگی

سرکار کا کرم ہے وسیلہ رضا کا ہے



(۷۷)

پوچھتے کیا ہو امام احمد رضا نے کیا دیا

(مولانا محبوب گوہرؔ اسلام پوری)

پوچھتے کیا ہو امام احمد رضا نے کیا دیا
مصطفیٰ سے عشق کا ماحول پاکیزہ دیا

صورتِ الدولۃ المکیہ علمِ غیب پر
آٹھ گھنٹے میں ہی نادر کس نے شہ پارہ دیا

پاس ہیں کس کے بتاؤ سو سے بھی زائد علوم
کس نے علم و فکر کو معیار ہے اعلیٰ دیا

آ گئے اوقات میں خود نان پارہ کے نواب
لکھ کے مقطع جب رضا نے آئینہ دکھلا دیا

مسلک ِ احمد رضا خاں زندہ و پائندہ باد
اہلسنّت کے اکابر نے یہی نعرہ دیا

حضرتِ صدر الشریعہ کی جو فرمائش ہوئی
کنز الایماں جیسا ان کو ترجمہ لکھوا دیا

کس کے فتوؤں کا ہے مجموعہ فتاویٰ رضویہ
بارہ سو کتب و رسائل کس نے ہے تنہا دیا

وقت کے ہیں بو حنیفہ واقعی احمد رضا
دیکھ کر خدمات یہ اسلاف نے فرما دیا

وہ بھی ہے احمد رضا کے خانوادے کا چراغ
مصر نے بھی فخرِ ازہر کا جسے تمغہ دیا

حلقۂ اہلِ تعصب سے ہے گوہر کا سوال
آپ سب مل کر بتائیں آپ نے کیا کیا دیا



(۷۸)

آپ پر ہر دم سلام، احمد رضا خاں قادری

(علامہ ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی)

آپ پہ ہر دم سلام، احمد رضا خاں قادری
اے امام ابن امام، احمد رضا خاں قادری

نعت گوئے بے بدل، اے حمد گوئے بے مثل
اے عاشق خیر الانام، احمد رضا خاں قادری

تیرے دیوانے ہی ٹکراتے رہے ہیں کفر سے
ہادئ برحق، امام احمد رضا خاں قادری

اہلسنّت کی محافل میں پڑھا جاتا ہے آج
آپ کا لکھا سلام، احمد رضا خاں قادری

اہلِ حق نے تجھ کو مانا ہے مجدد وقت کا
اللہ اللہ یہ مقام، احمد رضا خاں قادری

عشق سے معمور ہے، آداب سے بھی بہرہ ور
آپ کا ہر اک غلام، احمد رضا خاں قادری

قاسم ناچیز کرتا ہے جو خدمت دین کی
ہے یہ تیرا فیضِ عام، احمد رضا خاں قادری

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر ۱۴۳۹ھ۔ص ۱۸)



(۷۹)

رازِ فطرت کے حقیقی ترجماں احمد رضا

(قمر یزدانی)

رازِ فطرت کے حقیقی ترجماں احمد رضا
ہیں رموزِ معرفت کے راز داں احمد رضا

آپ ہی مسند نشین محفلِ نعتِ نبی
سرورِ کونین کے ہیں مدح خواں احمد رضا

ہیں ثنائے حق تعالیٰ میں مگن شام و سحر
مدحِ پیغمبر میں ہیں رطب اللساں احمد رضا

مفتیٔ دوراں، فقیہ نکتہ داں، گنجِ علوم
حکمت وعرفاں کے بحرِ بیکراں احمد رضا

عارفِ کامل، ولیٔ باصفا، قطبِ زمن
ہیں مجدد اور محدث بے گماں احمد رضا

گلستانِ قادریت آپ سے ہے پُر بہار
درحقیقت ہیں بہارِ بے خزاں احمد رضا

ہیں وہ سرتاجِ افاضل، عالمِ علمِ کلام
شارحِ قرآں، یکتائے زماں احمد رضا

آپ سے نسبت پہ کیوں نہ فخر ہو مجھ کو بھی، جب
ہر عقیدت کیش پر ہیں مہرباں احمد رضا

جس سے روشن ہے جہانِ قادریت اے قمر
ہیں وہ حق کے آفتابِ ضوفشاں احمد رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صفر المظفر ۱۴۳۵ھ۔ص ۱۸)



(۸۰)

دفعتاً ذہن میں احترام آگیا

(خالدؔ صاحب)

دفعتاً ذہن میں احترام آگیا
اعلیٰ حضرت کا لب پر جو نام آگیا

کیا عرب کیا عجم سب کے سب کہہ اُٹھے
اہلسنّت کا دیکھو امام آگیا

یہ ہے احسانِ احمد رضا دیکھ لو
ہم کو پڑھنا درود و سلام آگیا

نجدیت منہ کو اپنے چھپانے لگی
روبرو جب رضا کا کلام آگیا

حشر میں دیکھ کر مجھ کو رضواں کہے
دیکھو دیکھو رضا کا غلام آگیا

منقبت لکھنا پڑھنا طفیلِ رضا
تیرے حصے میں خالدؔ یہ نام آگیا



(۸۱)

نوازش ہے عنایت ہے کرم ہے اعلیٰ حضرت کا

(وحیدؔ قادری رضوی)

نوازش ہے عنایت ہے کرم ہے اعلیٰ حضرت کا
پلایا جام ہم کو مصطفیٰ پیارے کی الفت کا

کہاں ہو گا کہیں ایسا مجدد دین وملت کا
رضا احمد کی حاصل ہو جسے تمغہ امامت کا

پڑھا خطبہ زمیں پر مصطفیٰ پیارے کی عظمت کا
تو ہے افلاک پر چرچا امام اہلسنّت کا

وحید قادری رضوی غلام شیرِ سنّت ہے
یہ وہ نسبت ہے کچھ خطرہ نہیں روزِ قیامت کا

(پیغامِ رضا ممبئی۔ اپریل تا جون ۲۰۰۹ء۔ص ۵۲)



(۸۲)

واللہ عجب شان ہے احمد رضا خاں کی

(مولانا ذاکرؔ قاسمی بریلوی علیہ الرحمۃ)

واللہ عجب شان ہے احمد رضا خاں کی
جیدؔ ہے تو، یہ جان ہے احمد رضا خاں کی

عاشق کے لئے شہد تو دشمن کے لئے تیغ
یہ دین کی پہچان ہے احمد رضا خاں کی

تبلیغ قلم سے کئے سینکڑوں مومن
تحریر بھی ذیشان ہے احمد رضا خاں کی

کم ہو نہیں سکتی کوئی کتنی ہی مٹا دے
وہ دولتِ عرفان ہے احمد رضا خاں کی

روشن ہے بہت خوب. بہت خوب ہے روشن
وہ شرحِ قرآن ہے احمد رضا خاں کی

ہر شعر میں رنگینئ قرآن لگن ہے
کیا مدحتِ سلطان ہے احمد رضا خاں کی

حسّان تو نہیں ہیں مگر عشق ہے وہی　　حسّان کی سی جان ہے احمد رضا خاں کی

اولاد بھی اجداد بھی سرکار پہ صدقے　　یہ جان بھی قربان ہے احمد رضا خاں کی

ایمان سے کہتا ہوں میں ایمان ہے میرا　　ایمان کی اک شان ہے احمد رضا خاں کی

ذاکرؔ کا دہن کھول دیا نعتِ نبی سے

بخشش تو یہ ہر آن ہے احمد رضا خاں کی



(۸۳)

امام احمد رضا بے شک عطائے کبریا تم ہو

(عبداللہ حسّانؔ اختر القادری)

امام احمد رضا بے شک عطائے کبریا تم ہو

امامِ عاشقاں تم ہو ہمارے پیشوا تم ہو

تمارے نور سے روشن ہوئے تاریک دل صدہا　　ہدایت کا خزینہ ہو ضیائے مصطفیٰ تم ہو

صحابہ ہیں ستارے ناؤ عترت مصطفیٰ کی ہے　　یقیناً کشتئ اہلِ سُنن کے ناخدا تم ہو

مجدد الف ثانی شیخ عبد الحق دہلوی اور　　زمین ہند پر غوث و معیں کے آئینہ تم ہو

مرے حامد رضا اور مفتئ اعظم کے بابا ہو　　جدِ تاج الشریعہ مفتئ اختر رضا تم ہو

تمہارے فتوے اور نعتیں ''عطایا'' ہیں ''حدائق'' ہیں　　نجات و مغفرت کا ایک وسیلہ کاملہ تم ہو

ترا احسان امت پر بڑا ایک ''کنزِ ایماں'' ہے　　رسول اللہ کے دیں کے محافظ باخدا تم ہو

مقلد بوحنیفہ کا مریدِ غوثِ اعظم ہوں　　مگر ان تک رسائی کا وسیلہ اے رضا تم ہو

رہوں قائم عقیدت پر تمہاری تا دمِ آخر　　یہی سامانِ بخشش ہے رضائے مصطفیٰ تم ہو

تمہاری منقبت میں جو لکھا، اے ہند کے حسّانؔ

میں اتنا جانتا ہوں بالیقیں اس سے عُلا تم ہو

(۸۴)

ہم پہ واجب ہے شکرِ خدایا اے میرے تاجدارِ بریلی

(فضل احمد رضا آصفؔ اختر القادری)

ہم پہ واجب ہے شکرِ خدایا اے میرے تاجدارِ بریلی
جس کی رحمت سے ہے تجھ کو پایا اے میرے تاجدارِ بریلی

تو نے سکھلائی راہِ شریعت تو نے بتلائی راہِ طریقت
حق نے تجھ کو مجدد بنایا اے میرے تاجدارِ بریلی

قادری ہو وہ یا نقشبندی اور چشتی ہو یا سہروردی
تیری نسبت نے سب کو ملایا اے میرے تاجدارِ بریلی

کوئی ختمِ نبوت کا منکر تھا کوئی علمِ غیبِ نبی کا
سارے فتنوں کو تو نے مٹایا اے میرے تاجدارِ بریلی

ترجمے تو سبھی نے کئے ہیں میرے مرشد کلامِ خدا کی
ترجمانی تو ہی کرنے پایا اے میرے تاجدارِ بریلی

تیری نعتوں کا ہر سمت چرچا تو ہے ملکِ سخن کا شہنشاہ
اور سخن ور ہیں تیری رعایا اے میرے تاجدارِ بریلی

نعت گوئی کا سارا سلیقہ نعت خوانی کا سارا طریقہ
پیارے مرشد تجھی سے ہے پایا اے میرے تاجدارِ بریلی

آصفِ اختر القادری بھی تیرے در کا ہے ادنیٰ بھکاری
اس پہ اختر رضا کا ہے سایہ اے میرے تاجدارِ بریلی



(۸۵)

ہزاروں کے آقا ہمارے رضا ہیں

(فضل احمد رضا آصفؔ اختر القادری)

ہزاروں کے آقا ہمارے رضا ہیں
ہزاروں کے مولیٰ ہمارے رضا ہیں

ہزاروں ہیں عاشق رسولِ خدا کے — ہزاروں میں یکتا ہمارے رضا ہیں
انہیں سے ملی ہم کو راہِ ہدایت — ہدایت کا پُتلا ہمارے رضا ہیں
بریلی میں ہے آج عرسِ مبارک — بنے آج دولہا ہمارے رضا ہیں
کوئی سلسلہ ہو طریقت کا سب ہی — لگاتے ہیں نعرہ ہمارے رضا ہیں
سخاوت کی نہریں بریلی سے نکلیں — سخاوت کا دریا ہمارے رضا ہیں

یہ محفل رضا کی ہے آصفِ رضوی
یہاں جلوہ فرما ہمارے رضا ہیں



(۸۶)

زباں پر میری اب ثنائے رضا ہے

(فضل احمد رضا آصفؔ اختر القادری)

زباں پر میری اب ثنائے رضا ہے
حقیقت میں یہ سب عطائے رضا ہے

زمانے کی دولت کا وہ کیا کرے گا — حقیقت میں جو بھی گدائے رضا ہے
تو فرمانِ اختر پہ ہر دم عمل کر — حقیقت میں یہ سب رضائے رضا ہے
جو فیضان ہے مجھ پہ اختر رضا کا — حقیقت میں یہ سب دعائے رضا ہے

مجھے فخر ہے اختر القادری ہوں حقیقت میں یہ سب سخائے رضا ہے

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا زمانے میں ہر سُو ندائے رضا ہے

مجھے خوفِ محشر بھلا کیوں ہو آصفؔ

میرے قلب میں جب ولائے رضا ہے

(۸۷)

ہیں میرے رہنما شاہ احمد رضا

(فضل احمد رضا آصفؔ اختر القادری)

ہیں میرے رہنما شاہ احمد رضا

ہیں میرے دل ربا شاہ احمد رضا

باغِ غوث الوریٰ کی مہکتی کلی عاشق مصطفیٰ شاہ احمد رضا

ہو شریعت، طریقت یا ہو معرفت سب سے ہیں آشنا شاہ احمد رضا

کنزِ ایمان ہم کو عطا کر دیا ایسی کانِ عطا شاہ احمد رضا

تیرے گلشن کے دو پھول ہم کو ملے حامد و مصطفیٰ ،شاہ احمد رضا

فیض دنیا میں جاری تیرا جس سے ہے وہ ہیں اختر رضا، شاہ احمد رضا

نعرہ فیضِ رضا کا لگاتا رہے

تیرا آصفؔ رضا، شاہ احمد رضا

(۸۸)

یوم رضا مناؤ صد سالہ عرس آیا

(محمد فضل احمد رضا آصفؔ اختر القادری)

یوم رضا مناؤ صد سالہ عرس آیا
خوشیوں کے گیت گاؤ صد سالہ عرس آیا

ایمان کا خزانہ قرآں کا ترجمہ ہے
اس کو پڑھو پڑھاؤ صد سالہ عرس آیا

پیارے رضا کی نعتیں بخشش کے ہیں حدائق
سب مل کے گنگناؤ صد سالہ عرس آیا

جو نجدیت شکن ہے فیضِ رضا کا نعرہ
سب مل کے وہ لگاؤ صد سالہ عرس آیا

تاروں کی انجمن میں یہ بات ہو رہی ہے
خوشیوں سے جھوم جاؤ صد سالہ عرس آیا

تحسین ہو رہی ہے عالم میں چار سو اب
واہ واہ صدا لگاؤ صد سالہ عرس آیا

اعزاز میں رضا کے سب محفلیں سجاؤ
اور قمقمے لگاؤ صد سالہ عرس آیا

بارش برس رہی ہے انوار کی لحد پر
پھولوں سے اب سجاؤ صد سالہ عرس آیا

رنگِ رضا سے چمکے اختر رضا ہمارے
رنگ اُن کا تم چڑھاؤ صد سالہ عرس آیا

ہے چاردانگِ عالم چرچا رضا کا آصفؔ
نغمے رضا کے گاؤ صد سالہ عرس آیا



(۸۹)

بخشش کے وہ حدائق تم نے دکھا دیئے ہیں

(محمد فیصلؔ رضا اختر القادری)

بخشش کے وہ حدائق تم نے دکھا دیئے ہیں
نعت نبی سے تم نے گلشن سجا دیئے ہیں

نعتوں کی انجمن کے صدر نشیں تمہی ہو — شعر و ادب میں تم نے اختر سجا دیئے ہیں
کیا خوب عمدگی ہے لب جو نہیں ہیں ملتے — ایسا کلام لکھ کر سکّے بٹھا دیئے ہیں
دیوبندی و وہابی کیوں کر نہ خوف کھائیں — سینے میں نجدیوں کے خنجر گھسا دیئے ہیں
سمجھیں رضا ہی والے پیارے رضا کی نعتیں — رازِ نہاں انہوں نے کھل کر بتا دیئے ہیں
علم حدیث و قرآں، علم نجوم و منطق — جس سمت آ گئے ہیں سکّے بٹھا دیئے ہیں
قرآں سے نعت سیکھی کہنا رضا کا ہے یہ — شانِ محمدی کے گوہر لٹا دیئے ہیں

صد سالہ عرسِ رضوی کی بہاریں دیکھو فیصلؔ
ہر سمت سنّیوں نے جلسے سجا دیئے ہیں



(۹۰)

آؤ! یارو مل کے کرلیں مدحتِ احمد رضا

(طاہرؔ قریشی)

آؤ یارو مل کے کرلیں مدحت احمد رضا
ہو رہا ہے آج عرسِ حضرت احمد رضا

عندلیبانِ بہشتی ہو گئے نغمہ سرا — دیکھ لو اے فرش والو عظمتِ احمد رضا
مذہبِ حنفی سے دنیا کو شناسا کر دیا — یاد رکھے گا زمانہ خدمتِ احمد رضا
خاکِ پا اُنکی ستاروں سے ہو کیوں نہ تابناک — ہو گئی ہے جن کو حاصل صحبتِ احمد رضا
وہ ہیں محبوب حبیبِ کبریا رب کی قسم — کہہ رہی سرکار سے ہے اُلفت اِحمد رضا

ہے دعائے قلب طاہرؔ انعقادِ حشر تک
مرجع انوارِ حق ہے تُربتِ احمد رضا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/اکتوبر ۲۰۱۸ء ص ۹)

(۹۱)

پُرنور پُرسرور یہ جلسہ رضا کا ہے

(نیازؔ بریلوی)

پُرنور پُرسرور یہ جلسہ رضا کا ہے
جس سمت آج دیکھئے جلوہ رضا کا ہے

ہیں شرع کے امام وطریقت کے ہیں امیر　　رائج ہر اک گروہ میں سکّہ رضا کا ہے
وہ کون سا کمال تھا جس میں نہ تھا کمال　　بیٹھا ہوا قلوب پہ سکّہ رضا کا ہے
بہتے ہیں ہر مقام پہ چشمے علوم کے　　موجوں پہ اب تو اور بھی دریا رضا کا ہے

ہیں لاکھ اس جہاں میں نگارِ سخن طراز
سر میں مگر نیازؔ کے سودا رضا کا ہے

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ۔صفر المظفر ۱۴۴۰ھ/اکتوبر ۲۰۱۸ء۔ص ۶،۷،۸،۹)



(۹۲)

رضائے مصطفیٰ میں رہتے تھے وہ خندہ پیشانی

(ساجدؔ صاحب)

رضائے مصطفیٰ میں رہتے تھے وہ خندہ پیشانی
رضائے نفس کی دن رات وہ کرتے تھے قربانی

جبین عشق مضطر سجدۂ تعظیم کی خاطر　　مگر غالب تھا رعبِ حسن بھر کیوں جھکتی پیشانی
وہ روشن چاند سا چہرہ وہ خوشبو ان کی زلفوں کی　　کہ جیسے چاندنی راتوں میں مہکے رات کی رانی
یداللہ فوق ایدیھم کا ان پر دستِ شفقت تھا　　کہ دستِ حق پرست ان کا تھا دستِ شاہ جیلانی
بظاہر چلتے پھرتے تھے وہ سب کے سامنے لیکن　　قدم اُٹھتا تھا ہر دم جانبِ محبوبِ سبحانی

بہت سمجھایا باطل کو مگر باطل نہ باز آیا
قلم اُٹھا جو دیکھا سر سے اونچا ہو گیا پانی
قلم نے رکھ دیا باطل کا سر تن سے قلم کر کے
نہ دی حق نے یہ مہلت بھی کہ منہ سے مانگتا پانی
زبان ان کی قلم ان کا نظر ان کی قدم ان کا
وہ سونا جاگنا ان کا ہر اک شے شمعِ نورانی
رضا کے باغ میں یارب بہاروں پر بہار آئے
پھلیں پھولیں یہ جیلانی بحق شاہ جیلانی

یہ کہہ کر ساجدِ مے کش تو ہوتے ہیں روانہ اب
مبارک ساقیا تجھ کو یہ تیری بزمِ عرفانی

(مناقبِ مجددِ اعظم ص ۱۹)



(۹۳)

جب سے تو اے نائبِ خیر البشر پردے میں ہے

(صہبا بریلوی)

جب سے تو اے نائبِ خیر البشر پردے میں ہے
پڑ گیا پردہ کچھ ایسا ہر نظر پردے میں ہے

ان کی تصنیفاتِ عالی بعد ان کے دیکھئے
رہبری کو اپنی ہیں گو راہبر پردے میں ہے
ایسی روپوشی کے صدقے ایسے پردے پر نثار
چاندنی پھیلی ہوئی ہے اور قمر پردے میں ہے
آہ! اے بیمارِ محبت آپ ہی فرمائیے
کس سہارے پر جئیں جب چارہ گر پردے میں ہے
چلتے پھرتے تو ہیں نظروں میں نظر آتے نہیں
خود بھی پردے میں ہیں انکی راہ گزر پردے میں ہے
عکسِ ذاتِ اعلیٰ حضرت مفتیٔ اعظم تو ہیں
ان کو دیکھوں حجۃ الاسلام گر پردے میں ہے
دوستو! کیا ان کی رگ رگ میں نہیں خونِ رضا
لختِ دل تو ہے اگر لختِ جگر پردے میں ہے
ان میں بھی صورت رضا کی صاف آتی ہے نظر
یہ تو پردے میں نہیں ہیں وہ اگر پردے میں ہے

لاج رکھ لیتے ہیں وہ صہبا کے پھیلے ہاتھ کی
پردہ والوں کے جو ہیں انکی گزر پردے میں ہے

(کراماتِ اعلیٰ حضرت ـ ص ۸۲)



(۹۴)

اعلیٰ حضرت ہے اعلیٰ مقام آپ کا

(مدنی صاحب)

اعلیٰ حضرت ہے اعلیٰ مقام آپ کا
اس لئے اعلیٰ حضرت ہے نام آپ کا

آپ بازارِ طیبہ میں جب ہیں بکے — پھر کوئی کیا لگائے گا دام آپ کا
ہے احادیث و قرآن کا ترجمہ — شعر جو ہے امام الکلام آپ کا
آپ دربارِ آقا میں مقبول ہیں — کیوں نہ مقبول ہو پھر کلام آپ کا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام — کتنا مشہور ہے یہ سلام آپ کا
رحمتِ مصطفیٰ سے بروزِ جزا — خلد میں جائے گا ہر غلام آپ کا
غوث و خواجہ کا جب ہے کرم آپ پر — کون ہے جو مٹائے گا نام آپ کا
جس نے دیوبند کے سب قلعے ڈھا دیئے — ہاں وہ کلکِ رضا ہے کلام آپ کا
قادری نوری رضوی سبھی آگئے — اعلیٰ حضرت ہے بس انتظام آپ کا

اپنے مدنی کو بھی در پہ بلوائیے
لیتا رہتا ہے ہر دم وہ نام آپ کا

(ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ـ صفر المظفر ۱۴۲۳ھ ـ ص ۱۲)



(۹۵)

عظمتِ صدق صِدیق اکبر لئے

(اجملؔ صاحب)

عظمتِ صدقِ صدیقِ اکبر لئے ۔۔۔ عدلِ فاروقِ اعظم کا مظہر لئے

صبرِ عثماں غنی کا سمندر لئے ۔۔۔ قوتِ دست و بازوئے حیدر لئے

نکہتِ رنگِ حضرت حسین و حسن ۔۔۔ یہ رضا کا چمن ہے رضا کا چمن

اس میں اجمیری خواجہ کی ہے خواجگی ۔۔۔ سید مسعود غازی کا گلشن یہی

یہ ہے پھلواری اشرف جہاں گیر کی ۔۔۔ رنگ و بوئے بریلی و مارہروی

اس پہ سایہ فگن پنجۂ پنجتن ۔۔۔ یہ رضا کا چمن ہے رضا کا چمن

فضلِ حق خیرآبادی کا اس میں اصول ۔۔۔ اس کے حامی بدایوں کے فضل رسول

شاہ مارہروی سید آلِ رسول ۔۔۔ کرلیا پیر اپنا رضا نے قبول

اس لئے اس پہ نازاں ہیں اہلِ سنن ۔۔۔ یہ رضا کا چمن ہے رضا کا چمن

دیکھو احمد رضا خاں کے نیزہ کی مار ۔۔۔ ہوگیا جس سے اعداء کے سینے میں غار

حشمتی شیر بیشۂ سنّت کا وار ۔۔۔ بچ کے جانے نہ پائے وہابی شکار

ضربِ صدر الشریعہ ہے باطل شکن ۔۔۔ یہ رضا کا چمن ہے رضا کا چمن

اس کے ریحاں کی اجملؔ مہک چارسو ۔۔۔ اس کے اختر کی اظہر من الشمس خو

یا الٰہی سلامت رہے مو بہ مو ۔۔۔ مفتیٔ اعظمِ ہند کی آبرو

ہیں دعاؤں میں مصروف اہلِ سنن ۔۔۔ یہ رضا کا چمن ہے رضا کا چمن

(ترانۂ حشمتی ص ۱۳۸)



(۹۶)

وہ بریلی کا احمد رضا ہے

(نامعلوم)

غوثِ اعظم کا دیوانہ، وہ ہے خواجہ کا مستانہ
جو محمد پہ دل سے فدا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

دسویں تاریخ تھی ماہِ شوال تھا، گھر نقی خان کے بیٹا پیدا ہوا
نام احمد رضا جس کا رکھا گیا، اعلیٰ حضرت زمانے کا وہ بن گیا
وہ مجددِ زمانہ، علم و حکمت کا خزانہ
جس نے بچپن میں فتویٰ دیا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

جب وہ پیدا ہوا نوری سائے تلے، وادیٔ نجد میں آ گئے زلزلے
کیسے اس کی فضیلت کا سورج ڈھلے؟ جس کی عظمت کا سکّہ عرب میں چلے
جس کا کھائیں اس کا گائیں، اس کا نعرہ ہم لگائیں
جس کا نعرہ عرب میں لگا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

جب رضا خاں کو بیعت کی خواہش ہوئی، پہنچے مارہرہ وہ عمر بائیس تھی
فیضِ برکات سے ایسی برکت ملی، ساتھ بیعت کے فوراً خلافت ملی
اعلیٰ حضرت ان کو تنہا، صرف میں ہی نہیں کہتا
اچھے اچھوں کو کہنا پڑا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

اس مجدد نے لکھا ہے ایسا سلام، جس کو کہتی ہے دنیا امام الکلام
پڑھ رہے ہیں فرشتے جسے صبح و شام، مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
پیارا پیارا یہ سلام، کس نے لکھا یہ کلام
پوچھتے کیا ہو سب کو پتا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

مسلکِ بوحنیفہ کا اعلان ہے، مسلکِ اعلیٰ حضرت میری شان ہے
جو الجھتا ہے اس سے وہ نادان ہے، وہ تو انساں نہیں بلکہ شیطان ہے
بوحنیفہ نے جو لکھا، اعلیٰ حضرت نے بتایا
کون کہتا ہے مسلک نیا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے

نجدیت کا خسارا بریلی میں ہے، سنّیت کا سہارا بریلی میں ہے
غوثِ اعظم کا پیارا بریلی میں ہے، اعلیٰ حضرت ہمارا بریلی میں ہے
جس نے نجدی کو مارا بریلی میں ہے، جو کسی سے نہ ہارا بریلی میں ہے
اہلسنّت کا امام یہ رضا ہے اس کا نام
نجدیوں سے جو تنہا لڑا ہے، وہ بریلی کا احمد رضا ہے



(۹۷)

ترانۂ رضا

(نامعلوم)

عجب تھا فضل کبریا، طفیل شاہِ انبیاء
ہوئی ولادتِ رضا، تو برسا فیض غوث کا
اُٹھیں صدائیں مرحبا، گلی گلی یہ شور تھا
وہ دیکھو دیکھو آگیا، رضا رضا رضا رضا

کہا رضا کے پیر نے، ہمارے دستگیر نے
ولی بے نظیر نے، وہ پیروں کے بھی پیر نے
جو پوچھے گا اگر خدا، کہ تحفہ ساتھ لائے کیا
کہیں گے آلِ مصطفیٰ، رضا رضا رضا رضا

اُٹھا جو شیرِ سنّیت، تو کانپ اُٹھی وہابیت
بگاڑی اس کی ایسی گت، کہ ہوگئی وہ بے سکت
جو دیکھا اس کا حوصلہ، تو کل جہاں پکار اُٹھا،
علی کا شیر آ گیا، رضا رضا رضا رضا

وہ اسماعیل دہلوی، وہ شَرّ فعلی تھانوی
وہ قاسمِ نوتوی، وہ کوے والا مولوی
سب ہی کا بند ناطقہ، قلم سے جس نے کر دیا
وہ کون تھا وہی تو تھا، رضا رضا رضا رضا

چلا تو اس طرح چلا، کہ چلتا ہی چلا گیا
اُٹھا تو اس طرح اُٹھا، کہ اُٹھتا ہی چلا گیا
بفیضِ آلِ مصطفیٰ، وہ ایسا اعلیٰ ہو گیا
کہ سب جہاں پہ چھا گیا، رضا رضا رضا رضا

یہ شور ہے چمن چمن، وہ زینتِ صد انجمن
نبی کے باغ کی پھبن، وہ تاجدارِ فکر و فن
وہ شہریارِ علم کا، وہ واصفِ شہِ ہُدیٰ
وہ عندلیب خوش نوا، رضا رضا رضا رضا

(برکاتی کرنیں۔ص۲۷۰)



(۹۸)

جو سنّیت کی شان ہے جو قوم کا انعام ہے

(نامعلوم)

جو سنّیت کی شان ہے جو قوم کا انعام ہے
نبی کا جو غلام ہے رضا اسی کا نام ہے

جو رضویوں کی شان ہے جو چشتیوں کی آن ہے
وہ قادری پٹھان ہے رضا اسی کا نام ہے

نبی کا پیارا لاڈلہ جو علم کا پہاڑ ہے
جو نجدیوں کے واسطے تو شیر کی ہی دہاڑ ہے

وہابی جس سے ڈر گئے، بہت سے ہی سدھر گئے
یہ جس کا فیض عام ہے رضا اسی کا نام ہے

نصیب والے دیکھتے ہیں خواب میں حضور کو
مگر کسی نے جاگتے میں دیکھا حق کے نور کو

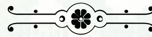
ہے ایسا کون دوستو؟ بتاتا ہوں سنو سنو
وہ عشق کا امام ہے رضا اسی کا نام ہے

رضا کے بعد مصطفیٰ رضا ہمیں عطا ہوا
جنہوں نے ہر مرید کو ملایا غوثِ پاک سے

اب ایسا پیر ہے کہاں؟ سوائے ازہری میاں
دیا ہمیں انعام ہے رضا اسی کا نام ہے

رضا کے بعد مصطفیٰ رضا کا دریا دیکھئے
ہمارے پیارے ازہری میاں کا جلوہ دیکھئے

حرم میں رتبہ پا گئے زمانے میں جو چھا گئے
یہ جس کا فیضِ عام ہے رضا اسی کا نام ہے



(۹۸)

جو بھی دشمن ہے میرے رضا کا جل رہا تھا جلا ہے جلے گا

(نامعلوم)

جو بھی دشمن ہے میرے رضا کا جل رہا تھا جلا ہے جلے گا
مسلکِ اعلیٰ حضرت کا نعرہ لگ رہا ہے ہمیشہ لگے گا

بغض و کینہ کا چشمہ لگا کر نجدیوں نے لکھا جو چھپا کر
عام حضرت سے تو چُھپ گیا ہے اعلیٰ حضرت سے کیسے چُھپے گا

بعد اذاں جس کی دنیا میں شہرت ہے رضا کا سلامِ محبت
مرحبا مصطفیٰ جانِ رحمت جھوم کر اس کا عاشق پڑھے گا

وہ رضا کا گھرانہ ہے پیارے علم کا کارخانہ ہے پیارے
ان کی ٹکسال میں جو ڈھلے گا علم کا اک ہمالہ بنے گا

مصطفیٰ کی عنایت سے پیارے غوثِ اعظم کی برکت سے پیارے
اہلسنّت کے بازار میں اب اعلیٰ حضرت کا سکّہ چلے گا

عشقِ احمد کا مفہوم کیا ہے نجدیوں تم کو معلوم کیا ہے
اعلیٰ حضرت کے پیکر میں دیکھو عشقِ احمد کا جلوہ ملے گا

غوث وخواجہ کی بے شک عطا ہے ہند میں ایک احمد رضا ہے
اہلسنّت کا جو مقتدیٰ ہے وہ بریلی میں تم کو ملے گا

وہ رضا کے چمن کا ستارہ اہلسنّت کے دل کا اجالا
اختر قادری سب کے دل پر راج کرتا ہے کرتا رہے گا

ہاتھ ملتے رہیں ملنے والے لاکھ جلتے رہیں جلنے والے
غوث وخواجہ کے لطف وکرم سے اعلیٰ حضرت کا ڈنکا بجے گا

نام لے لے کے احمد رضا کا اپنا اُلو جو سیدھا کرے گا
پادری ساتری یہ بتا دیں کب تلک تیرا دھندہ چلے گا

سادے سادے یہ جنگلی کبوتر آج کل پھڑ پھڑانے لگے ہیں
اعلیٰ حضرت کی قینچی کو لے کر ان کے پر کو کترنا پڑے گا

ٹائیں ٹائیں کی آواز سے جو شور وہل چل مچائے ہوئے ہے
مسلکِ اعلیٰ حضرت کے پنجرے میں انہیں بند کرنا پڑے گا



(۹۹)

بھیجئے اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام

(شریفؔ امروہوی مرحوم)

بھیجئے اعلیٰ حضرت پہ لاکھوں سلام
آفتابِ شریعت پہ لاکھوں سلام

حمد کے راہبر نعت کے بادشاہ
حُسنِ سُنّی عقیدت پہ لاکھوں سلام

علم سے اپنے باطل کو جھٹلا دیا
اعلیٰ حضرت کی حکمت پہ لاکھوں سلام

ہے کلام ان کا قرآن کا اتباع
آئینہ دارِ سنّت پہ لاکھوں سلام

شرک و بدعت کا ہر بت شکستہ کیا
آپ کی اعلیٰ ہمت پہ لاکھوں سلام

معتبر عالم دیں فصیح البیاں
یعنی علمی بصیرت پہ لاکھوں سلام

وہ صریرِ قلم جیسے موجِ صبا
اس قلم کی فضیلت پہ لاکھوں سلام

ہر نفس بھیجئے رات دن بھیجئے
رہبرِ دین فطرت پہ لاکھوں سلام

روضۂ اعلیٰ حضرت پہ بارانِ نور
مرکزِ دین وحدت پہ لاکھوں سلام

اے شریفؔ ان پہ صدقے میری شاعری
ان کی نعتوں کی عظمت پہ لاکھوں سلام

(صبح تجلیٰ ص ۶۲)



(۱۰۰)

سلام اس پر کہ جس نے خدمتِ تجدید ملت کی

(ڈاکٹر کیفیؔ صاحب بکسری شاہ آبادی)

سلام اس پر کہ جس نے خدمتِ تجدید ملت کی
سلام اس پر کہ جس نے خدمتِ تبلیغِ سیرت کی

سلام اس پر کہ جس نے راہ دکھلائی شریعت کی — سلام اس پر کہ جس نے راہ بتلائی طریقت کی
سلام اس پر کہ جس نے عزتِ شانِ نبوت کی — سلام اس پر کہ جس نے حرمتِ جانِ رسالت کی
سلام اس پر کہ جس نے رہبری کی اہلسنّت کی — سلام اس پر کہ جس نے شرم رکھ لی دین وملت کی
سلام اس پر کہ جس نے رمزِ قرآنی کو بتلایا — سلام اس پر کہ جس نے معنیٔ مستور سمجھایا
سلام اس پر کہ جس نے حل کئے عقدے مسائل کے — سلام اس پر طریقے جس نے بتلائے دلائل کے
سلام اس ذات پر جو واقفِ سرِ حقیقت تھی — سلام اس ذات پر جو ہادیٔ راہِ طریقت تھی
سلام اس ذات پر جو بزم آرائے شریعت تھی — سلام اس ذات پر جو پاسبانِ دین فطرت تھی
سلام اس ذات پر جو صاحبِ عشقِ نبوت تھی — سلام اس ذات پر جو شارحِ حسن ومحبت تھی
سلام اس ذات پر جو چشمۂ جانِ عقیدت تھی — سلام اس ذات پر جو صاحبِ حسنِ بصیرت تھی

سلام اس پر کہ جس کے رو برو خم یہ زمانہ ہے
اور اس کیفیؔ کو بھی جس سے عقیدت والہانہ ہے